ہفت روزہ

لاہور

ترجمانِ اسلام

مدیر

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا
علمبردار

جمعیۃ علماء اسلام کی

مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

لاہور جمعیت علماء اسلام کل پاکستان کے مرکزی امیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم نے جمعیۃ کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۱ر فروری بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر صوبائی جمعیت علماء اسلام سرکی روڈ پشاور صوبہ سرحد میں طلب فرمایا ہے

ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) دستوری مسودہ پر غور و خوض

(۲) دیگر امور باجازت امیر

تمام ارکان شوریٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ پابندیٔ وقت کے مطابق اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں، مزید اس اخباری اطلاع کو دعوت نامہ تصور فرمائیں۔ مدعوین حضرات کے قیام کا انتظام بھی دفتر صوبائی میں ہوگا۔

(حضرت مولانا مفتی) عبد الواحد ناظم مرکزیہ کل پاکستان جمعیت علماء اسلام

ارکان شوریٰ :- (۱) حضرت درخواستی مدظلہ (۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ (وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد)

(۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے

(۴) حضرت مولانا عبید اللہ انور (۵) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب

(۶) حضرت مولانا عبد الواحد صاحب (۷) حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی (۸) حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سکھر۔

(۹) حضرت مولانا محمد عمر صاحب قلات

(۱۰) حضرت مولانا محمد شریف صاحب سنجن آباد

(۱۱) حضرت مولانا صدر الشہید صاحب بنوں ایم این اے

(۱۲) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ ایم این اے

(۱۳) حضرت مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک ایم این اے

(۱۴) حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب ایم این اے

(۱۵) حضرت مولانا پیر محمد شاہ صاحب امروٹ شریف

(۱۶) حضرت مولانا صالح محمد صاحب کوئٹہ۔

الحاج صابر ڈیرہ

اُس وقت کے امام کو میرا سلام ہو

نباضِ صبح شام کو میرا سلام ہو
اُس مردِ نیک نام کو میرا سلام ہو

شیخ الحدیث مفتی محمود شیخ وقت
خوش خلق و خوش کلام کو میرا سلام ہو

جو ہر قدم پہ خضرِ حیاتِ عمل رہا
اُس فائز المرام کو میرا سلام ہو

تاریخ جس کو یاد رکھے گی تمام عمر
اُس میرِ خاص و عام کو میرا سلام ہو

گھبرایا جو نہ پیچ و خم راہ سے کبھی
اُس مردِ تیز گام کو میرا سلام ہو

جو محترم ہے سارے زمانے کیواسطے
مقصودِ احترام کو میرا سلام ہو

وہ جس نے ہم کو دی ہے نویدِ سکونِ دل
اُس صاحبِ پیام کو میرا سلام ہو

جو چاہتا ہے ہر طرح اسلام کا نظام
اُس صاحبِ نظام کو میرا سلام ہو

آئینِ دین کے واسطے جو وقف ہو گیا
اُس صاحبِ مقام کو میرا سلام ہو

بطلِ جلیل مفتی اعظم امام وقت
اُس قائدِ عوام کو میرا سلام ہو

ذی جاہ ذی وقار ہیں ذی شان و ذی شعور
ذی عز و ذی الاکرام کو میرا سلام ہو

صابر بصد خلوص و عقیدت بطرزِ نو
اُس وقت کے امام کو میرا سلام ہو

دو عہد ساز راہنما

رانا حفیظ

مفتی محمود ـــ اور ـــ مولانا غلام غوث

"درکف جام شریعت درکف سندان عشق"

ایک تاریخ ایک حقیقت ایک داستان

احمد حسین کمال

کے قلم سے

۲۱۴ عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرتب و انچارج
محمد حنیف ندیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۶ | جمعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۷۳ء ۔ قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۵

صراحات

احمد حسین کمال

امریکی اثرات اور ایشیا کی اقوام

ویت نام کے مسئلہ سے امریکہ نے ایک حد تک اپنا دامن چھڑا لیا ہے، اور امریکی صدر نے اپنے ملک کے اس داخلی اضطراب کو رفع کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں جو جنگ ویت نام میں امریکہ کی طویل اور بے نتیجہ آلودگی کی وجہ سے وسیع پیمانہ پر جاری تھا

ویت نام کی جنگ میں امریکی کی طویل مداخلت سے امریکی عوام کے ذہن و اخلاق پر جو مایوس کن اثرات مرتب ہوئے ہیں، شاید ان کا ازالہ ایک مدت تک سہل نہ ہو سکے۔ بہر حال امریکی حکومت اس کے ازالہ کی کوشش میں لگ گئی ہے۔

اس مرحلہ پر ایشیا کے وہ ممالک جو کسی نہ کسی تشکل میں امریکی اثرات کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر عمل میں لا سکتے ہیں۔

امریکہ کی رائے عامہ آج ایک ایسے موڑ پر آ گئی ہے، جہاں اسے یہ سمجھایا جا سکتا ہے کہ جس طرح ویت نام میں امریکہ [illegible] سال کی سعی لا حاصل کے نتیجہ میں دنیا بھر کی ملامت برداشت کرنے پر مجبور ہوا اور امریکہ کے عوام کو مایوسی کی دلدل میں دھکیلتا رہا، ایسے ہی نتائج بلکہ اس سے بھی زیادہ بد تر نتائج کا سامنا اسے دوسرے ملکوں کے ساتھ اپنے اس قسم کے جارحانہ رویہ کے نتیجہ میں بھی کرنا پڑے گا۔

عرب ملکوں میں امریکہ کی پالیسی ویت نام میں اختیار کردہ پالیسی سے بھی زیادہ مکروہ اور جارحانہ ہے۔

ویت نام میں امریکہ ایک کھلی جنگ میں شریک ہوا تھا، لیکن عرب ملکوں میں وہ ایک نہایت عیارانہ اور سفاکانہ جنگ کا پشت پناہ بنا ہوا ہے۔

ویت نام (انڈوچائنا) میں تو اس نے وہ خلا پر کرنا چاہا تھا جو فرانس کے تسلط کے خاتمہ سے پیدا ہوا تھا۔

لیکن عرب دنیا میں وہ انگریزوں کی مسلمان دشمنی اور عرب عوام کو مکمل طور پر تباہ کر دینے کی پالیسی کا وارث بنا ہوا ہے۔

امریکہ نے عرب دنیا کے عین قلب میں وہ کھونٹا گاڑا ہوا ہے، جس پر اس کا یہودی بچھڑا ناچ رہا ہے۔

اس طرح امریکہ عرب دنیا میں صرف جارحیت کا ہی مجرم نہیں ہے بلکہ ایک نہایت خطرناک اور تباہ کن منصوبہ کو بروئے کار لانے کا جرم انجام دے رہا ہے۔ جس منصوبہ کا منشاء عرب سرزمین پر عرب عوام کو ہمیشہ کے لئے بے بس بنا کر رکھ دینا ہے۔

اس دوہرے جرم کے لئے وہ یقیناً انسانیت کے سامنے جوابدہ ہے۔ آج وہ اگر ویت نام میں اپنی غلط پالیسی کی تلافی پر مجبور ہوا ہے تو یہ موقعہ ہے کہ وہ عرب دنیا میں بھی اپنے دوہرے جرم کی تلافی کے لئے کوشاں ہو۔ ورنہ تاریخ کا عمل جو کسی وقت بھی فطرت کی تعذیر کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے، امریکہ کی موجودہ حیثیت کو شدید نقصان پہنچائے بغیر نہیں رہے۔

برطانیہ نے عرب دنیا میں کم و بیش دو سو سال تک ریشہ دوانیوں اور ہلاکت خیزیوں کا سلسلہ جاری رکھا تھا اور اس نے عالم عرب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا ہر جتن کیا تھا۔

تاہم عرب دنیا ہزار خراب حالیوں کے باوجود ابھی تک زندہ ہے اور انگریز عرب عوام سے ان کی روح چھین نہیں سکا۔

یہ روح آج بھی کسی مسیحا نفس کی منتظر ہے اور ابھی حال ہی میں جمال عبدالناصر مرحوم نے جب اس روح کے تار چھیڑے تھے، تو خلیج فارس کی عرب ریاستوں سے الجزائر کے صحراؤں تک ان تاروں کی لہریں حرکت میں آ گئی تھیں۔

جمال عبدالناصر کے انتقال کر جانے کے بعد تاریخ کا یہ عمل ختم نہیں ہو گیا ہے۔ یقیناً وہ وقت جلد آنے والا ہے، جب عربوں کی نئی نسل ہزاروں جمال عبدالناصر میدان میں لے آئے گی اور عرب کے ان تمام مفاد پرستوں کا آخری وقت آ پہنچے گا، جو آج عرب دنیا کی دولت کے استحصال میں امریکیوں کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور اس طرح اسرائیل کی عمر بڑھانے کا سبب بنے ہوئے ہیں

اس وقت امریکہ کو آج سے کہیں زیادہ منہ کی کھانی پڑیگی۔ اور دنیا بھر میں اس کے وقار کا جنازہ نکل جائے گا۔

بہر حال یہ وقت جب بھی آئے، عرب ملکوں اور ایشیائی ملکوں کے لئے آج وہ راہ عمل کھل رہی ہے، جس پر استقامت کے ساتھ گامزن ہو کر وہ امریکی جوئے کو اپنے کندھوں سے اتار سکتے ہیں۔ اور سامراجیت، استحصال اور اقتصادی تسلط سے خود کو آزاد کرانے کی کامیاب جد و جہد پر آگے بڑھ سکتے ہیں

ایک خطرناک سازش

گذشتہ دنوں اخبارات میں یہ خبر آ چکی ہے کہ وزیر اعلیٰ سرحد و قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے شیخ محمد اقبال

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

افکار — و — مسائل

مودودی صاحب کے جھوٹے پیروکار
مشہور صحافی اے آر شبلی کا تبصرہ

عاشق علی ناصر کلورکوٹ

ہفتہ ۱۳ جنوری کے نوائے وقت میں جناب اے آر شبلی کا ایک مضمون "میدان عرفات میں چند گھنٹے" پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جہاں میدان عرفات کا آنکھوں دیکھا حال اچھے پیرائے میں بیان کیا ہے وہاں مودودی صاحب کے ایک پیروکار کا بھی ذکر خیر کیا ہے۔ جسے پڑھ کر انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ یہ لوگ خانہ کعبہ جیسے مقدس ترین مقام پر بھی جھوٹ بولنے اور پروپیگنڈا سے باز نہیں آتے۔ جناب اے آر شبلی کی زبانی سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "ا تنے میں کراچی کے صاحب (جو بار بار مولانا مودودی پارٹی کی شکست کو بھی فتح قرار دے رہے تھے) یہ افواہ اڑائی کہ یحییٰ خاں کو قتل کر دیا گیا ہے اور جنرل حمید نے ان کی جگہ لے لی ہے۔ میں نے اب تک اپنی "اخبار نویسی" کو صیغہ راز میں رکھا تھا یہ افواہ ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ میں پھیلی تو رہ نہ سکا۔ میں نے افواہ کے سرچشمہ کا سراغ لگایا اور اسی مولوی کو گردن سے پکڑ کر پوچھا۔ "تمہیں کیسے معلوم ہوا"؟ اس نے کہا: "ریاض ریڈیو میں بتایا گیا ہے"! میں نے کہا چلو کسی پڑھے لکھے آدمی سے تصدیق کراؤ۔ لیکن وہاں نہ تو کسی نے ریاض ریڈیو سنا تھا، نہ اخبارات آتے تھے۔ اس نے حج کے بعد مکہ واپس آیا تو عربی اور انگریزی کے تمام اخبارات کی ورق گردانی کی۔ لیکن اس خبر کے سوا کچھ نہ ملا کہ صدر یحییٰ خاں نے جلالتہ الملک شاہ فیصل کو عید مبارک کہی ہے۔ میں نے یہی خبر اس مولوی کو دکھائی لیکن اخبارات کو "جھوٹا" اور اپنے آپ کو سچا کہنے پر مصر تھا ایسے لوگوں کا کیا علاج؛

اے کاش! جہاں پرانے ابلیس کو پتھر مارنے کا حکم ہے۔ وہاں دور حاضر کے شیاطین کی سرکوبی کا بھی حکم ہوتا۔

علماء کرام اور "نوائے وقت"
م، ش کی ڈائری

سقوط مشرقی پاکستان سے جہاں ہر پاکستانی کو دکھ ہوا اور اپنی غلط روش اور اسلامی احکام پر عمل نہ ہونے پر خون کے آنسو روئے۔ وہاں م، ش نے بھی اپنے ہر کالم میں اسی کا رونا رویا۔ میں سمجھتا تھا کہ صحیح معنوں میں مشرقی پاکستان کے چھن جانے پر سب سے زیادہ دکھ م، ش کو ہوا ہے۔ میں م، ش کی نیت پر حملہ نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ المیہ وہ المیہ ہے۔ جس پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے مگر میں پاکستان کے اس سب سے بڑے خیر خواہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ المیہ کیوں رونما ہوا؟ کیا پاکستان کی زمام اقتدار پچیس سال سے مسلم لیگیوں کے ہاتھ میں نہیں رہی؟ انہوں نے جھوٹے وعدے کئے۔ اسلام کے نام پر پاکستان بنایا۔ جو پاکستان کے صحیح معنوں میں پاسدار تھے۔ ان کو غدار وطن دشمن اور ہندو کا ایجنٹ قرار دیا۔ ان کی ہر بات کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھتے رہے۔ جبکہ آپ کبھی یہ ثابت نہ کر سکے کہ انہوں نے ملک اور قوم کے خلاف غلط بات کہی۔ اب جبکہ ملک کے دو ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ بقیۃ السیف پاکستان کے حالات انتہائی دگرگوں ہیں۔ ملک انتہائی دشوار گذار راستوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسلام اور اہل حق کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے مگر تمہاری روش وہی ہے۔ تم اب بھی علماء حق کی تذلیل کرنے میں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ تم علماء حق سے دور اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کی آبیاری میں مصروف ہو۔ میں نہیں سمجھتا کہ م، ش کون سے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے وہ اس سے کہیں دور ہیں۔

جہاں تک اخبار نوائے وقت کا تعلق ہے۔ اس کی شروع دن سے یہی پالیسی رہی ہے۔ یہ اخبار علماء حق خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے بزرگوں اور اکابر کے خلاف بدزبانی سے کبھی باز نہیں آیا۔ اس نے ہر ایرے غیرے کے بیانات کو جلی سرخیوں سے شائع کیا۔ کیونکہ انہوں نے علماء حق پر بدباطنی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ہوں یا مولانا مفتی محمود صاحب حتیٰ کہ حضرت درخواستی جیسے ذی شان بزرگ بھی اس کی دسترس سے نہ بچ سکے۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی جو اسلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں ننگی تلوار ہیں، نوائے وقت اور اس کے کالم نویسوں نے مولانا کی شان میں ایسی گستاخیاں کیں گویا ان کو اس کام کا بہت بڑا معاوضہ ملا ہوا ہے۔ اب میں م، ش کے مذہب کی طرف لوٹتا ہوں۔ حال ہی میں م، ش نے سر ظفر اللہ خاں مشہور مرزائی جس نے قائد اعظم کے جنازے میں یہ کہہ کر شرکت نہیں کی کہ "یا تو میں مسلمان حکومت کا کافر ملازم ہوں یا کافر حکومت کا مسلمان ملازم"۔ کی شان میں قصیدے پڑھے۔ جس سے تاثر پیدا ہوتا ہے کہ م، ش سر ظفر اللہ خاں کے اتنے ہی معتقد ہیں جتنا میں حضرت درخواستی سے ہوں۔ غالباً م، ش کا مذہب یہ ہے کہ جب نئی حکومت برسر اقتدار آئی اور ہمارے سیاسی لیڈروں نے جمہوریت کی بحالی کے لئے مطالبات کئے تو یہ صاحب انہی کا دم بھرنے لگے۔ م، ش صاحب نے اپنی ڈائری میں تحریر کیا تھا۔ "باوجود میرا اور مفتی صاحب کا مذہبی لحاظ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ پھر بھی جمہوریت کی بحالی کے لئے ان کی کوششوں پر ان کو سلام کرتا ہوں"۔ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کو ماننے والے تو بے شمار مذہب ہیں۔ مگر مسلمان اسے کہتے ہیں جو خدائے وحدہٗ لاشریک کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل یقین کرے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے فرقوں یعنی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور اہل تشیع کے کسی عالم نے یہ بات نہیں کی جو م، ش نے کہی ہے کہ "میرا اور مفتی صاحب کا مذہبی لحاظ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے"۔ سر ظفر اللہ خاں نے بھی قائد اعظم کی وفات پر یہی بات کہی تھی۔ جس طرح غیر مسلموں نے حضور اکرم ؐ کو دنیا کا بہترین انسان مانا ہے۔ مگر اپنے مذہبی عقائد تبدیل نہیں کئے۔ اسی طرح م، ش نے مفتی محمود صاحب کو بحیثیت مسلمان عالم دین کے تسلیم کیا اور جماعت اسلامی کی ناراضگی پر اظہار خیال کیا کہ اگر شراب اور جوئے پر پابندی جمعہ کی تعطیل، قومی لباس، یونیورسٹی میں قرآن مجید اور نماز باترجمہ کی لازمی شرط اسلامی احکام نہیں تو پھر مجھے معلوم نہیں جماعت اسلامی اس ملک میں کون سا اسلامی نظام لانا چاہتی ہے میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ وہ سر ظفر اللہ خاں کی طرح اپنے مسلک کا اظہار کریں۔ تاکہ پاکستان کے غیرت مند مسلمانوں کو تمہاری حقیقت کا پتہ چل جائے۔ اشاروں کنایوں سے بات نہیں بنتی۔

بقیہ — ایک خطرناک سازش

صاحب ایم پی اے کی ہمشیرہ (غالباً) کی شادی کے سلسلہ میں جھنگ تشریف لانا تھا۔ اس سلسلہ میں پنجاب حکومت سے ایک طیارہ حاصل کیا گیا تھا۔

اس طیارے نے پشاور سے حضرت مفتی صاحب کو لیکر ۱۲ بجے لائلپور کے لئے روانہ ہو جانا تھا۔ لیکن مفتی صاحب ذرا تاخیر سے پہنچے اور طیارہ ۱۲ بجے کی بجائے ایک بج کر پچاس منٹ پر رن وے کی طرف جانے لگا۔ ابھی ایک ہی فرلانگ گیا ہوگا کہ اس کی دم میں دھواں اٹھنے لگا۔ جسے مفتی صاحب کے سیکرٹری اور کار ڈرائیور نے دیکھ لیا۔ پی آئی اے کا ایک مسافر بردار طیارہ بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھا۔ اس کے پائلٹ نے بھی اس صورت حال کو دیکھا تو ریڈیائی رابطہ قائم کر کے اسے رکوا دیا۔ جس سے مفتی صاحب نے چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی۔ ان کے ہمراہ اس سفر میں دو صوبائی وزراء بھی تھے۔ انہوں نے بھی چھلانگ لگا دی۔ اگر طیارہ نہ روکا جاتا تو طیارہ خطرناک حادثے کا شکار ہو جاتا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ حادثہ اتفاقیہ تھا یا سوچی سمجھی سازش۔ تاہم حالات بتاتے ہیں کہ یہ ایک خطرناک سوچی سمجھی سازش ہے۔ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ نیپ کے سربراہ جناب خان عبدالولی خاں نے جو انکشاف فرمایا تھا کہ ۳۲ سرکردہ لیڈروں کے قتل کی فہرست تیار کر لی گئی ہے۔ یہ واقعہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب اور ان کے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حضرت مولانا صدر الشہید صاحب مدظلہ کی یہ ایک پرانی تقریر ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے ———— (ادارہ)

حضرت مولانا صدر الشہید صاحب ایم، این، اے کی

قومی اسمبلی میں تقریر

بوقت ۸ بجے شام ———— منعقدہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۲ء

جناب سپیکر صاحب! میرے ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ اس طرح کی ایک قرارداد بھی ملک کے اس معزز ترین ایوان میں زیر بحث آئے گی۔ اُس طرف کے ایک ذمہ دار وزیر نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور اعلان کر دیا ہے کہ پیپلز پارٹی کے منشور میں بھی یہی ہے کہ "یہاں ملک میں اسلامی سوشلزم رائج ہو" جس کا تقاضا یہ ہے کہ ملک کا کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہ ہوگا۔ یہاں ملک کا جو عبوری آئین نافذ ہے۔ اور جس پر ہم نے تین مرتبہ حلف بھی اٹھایا ہے۔ اس میں بھی ایک دفعہ ایسی موجود ہوگی کہ "مملکت پاکستان کا کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہ ہوگا......." ایسے واضح اعلان کے بعد میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قرارداد کو منظور کرنے میں کونسی مشکلات مانع ہیں۔ ظاہر بات تو یہ ہے کہ اس میں جو بھی دفعہ شریعت محمدیہ اور مساوات محمدی کے خلاف ہو، ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو مسترد کر دیں۔ جیسا کہ ہمارے آئین کا تقاضا ہے۔ نیز ان کے (پی پی پی) اپنے منشور کا بھی حق کہ پیپلز پارٹی کے منشور کا ہی نہیں بلکہ تمام ملکی سیاسی جماعتوں کے منشوروں کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ اس ملک میں کوئی قانون قرآن اور اسلام کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں کون سی ایسی دفعات ہیں جو ہمارے منشوروں اور قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔ اور کونسی ایسی ہیں۔ جو عین مطابق ہیں۔ چنانچہ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کرنا چاہیئے تاکہ وہ بورڈ اس پر غور کر سکے کہ کون سی خلاف شرع اور کون سی موافق شرع ہیں۔

یہاں میرے ایک فاضل دوست نے ایک بات کہی ہے کہ جہاں تک اس بورڈ کا تعلق ہے۔ یہ ایسا ہی ہوگا، جیسا کہ ایک مریض کی تشخیص مرض کے لئے ڈاکٹروں کا بورڈ ہوتا ہے۔ جو صحیح تشخیص مرض کرتا ہے۔ یعنی اس کو ڈاکٹروں کا بورڈ طے کرتا ہے۔ یا اگر کوئی بلڈنگ، ڈیم اور دیگر تعمیرات کرانا مقصود ہو تو اس کے لئے انجنیروں کی خدمات حاصل کرنی پڑتی ہیں اور اگر کوئی قانونی مسئلہ درپیش ہو تو اس کو حل کرنے کے لئے ماہرین قانون کی خدمات درکار ہوتی ہیں

وقفۂ سوالات

سوال نمبر ۴۸۴

مولانا صدر الشہید: کیا وزیر داخلہ بیان فرمائیں گے (الف) سال رواں کے دوران محکمہ انسداد رشوت ستانی نے کتنے مقدمات کا سراغ لگایا اور کتنے مقدمات کا فیصلہ کیا؟

(ب) اگر مندرجہ بالا (الف) کا جواب نفی میں ہے۔ تو کیا حکومت رشوت اور بددیانتی کو روکنے کے لئے اور محکمہ انسداد رشوت ستانی کو ختم کرنے کی کسی متبادل تجویز پر غور کر رہی ہے؟

جواب: از جناب عبدالقیوم خاں وزیر داخلہ، ریاستہائے اور سرحدی علاقہ جات۔

(الف) انسداد رشوت ستانی کے محکمہ جات صوبائی ادارے ہیں۔ اسپیشل پولیس کا محکمہ پاکستان کے محکمہ کے آرڈیننس نمبر ۸ بابت ۱۹۴۸ء کے تحت مرکزی حکومت نے قائم کیا تھا۔

سال رواں کے دوران اسپیشل پولیس کے محکمہ نے ۷۴۳ مقدمے درج کئے تھے۔ ان میں سے ۲۹۲ مقدمات کا عدالت نے فیصلہ کر دیا ہے۔

(ب) مارشل لاء ضابطہ ۱۱۴ کے تحت متعدد بدعنوان افسروں کو ریٹائرڈ کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک وفاقی تفتیشی بیورو قائم کرنے کی تجویز ہے۔ تاکہ سرکاری آمدنی کے اس بھاری غبن کی جانب موثر توجہ کی جا سکے جو کاروباری طبقہ کی طرف سے بدعنوانیوں اور سرکاری محکموں کے ناقص طریقہ کار کے باعث رونما ہوئے ہیں۔

لہٰذا پاکستان اسپیشل پولیس کا محکمہ ختم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ بات ذہن میں آجائے تو قرآن وسنت کی روشنی میں کسی قانون، دفعہ یا ضابطے کو دیکھنے کے لئے ماہرین قرآن یعنی علماء کا بورڈ مقرر کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ہر چیز کے اپنے ماہرین ہوتے ہیں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی کسی امیر، امر یا علامات قیامت کے متعلق کوئی مشکل ہو، یا کوئی قرآن وسنت کے متعلق دوسرا امر ہو، تو علماء کا بورڈ مقرر کر کے اس کو طے کرنا چاہیئے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اگر مفتی صاحب یہاں پر علیحدہ نماز پڑھیں۔ اور نورانی صاحب وہاں پر نماز پڑھیں تو یہ اختلاف ہے۔ آپ دو وکیل مجھے بتادیں کہ وہ بھی ایک ہی راستہ پر یعنی دونوں ایک ہی مقدمے میں منفی یا مثبت طور پر اکٹھے چلے ہوں۔ یہی حال مرض مریض کی تشخیص اور تجویز دوا کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے کا ہے۔ آپ نے علمائے کرام کے خلاف یہ ایک محض بہانہ بنایا ہے تاکہ دین اور مذہب سے راہ فرار مل سکے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قرارداد کے پیش کرنے کے بعد نیز وزراء کے واضح اعلان کے بعد ہمیں کونسی مصیبت درپیش ہے کہ اس پر مزید بحث کی جا رہی ہے۔ شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی الغرض ہر مکتبۂ فکر اور نظریات کے حامل مختلف علماء کا بورڈ مقرر کیا جائے۔ تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ کون سی دفعات قرآن وسنت کے خلاف ہیں اور کون سی اس کے حق میں ہیں۔ تاکہ ان کو منظور کر لیا جائے۔

مسٹر سپیکر: جناب آپ اس ریزولیوشن (قرارداد) پر کافی بول چکے ہیں۔

مولانا عبد الحکیم: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس ترمیم پر کچھ بولوں گا۔

قومی اسمبلی میں خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف

مولانا غلام غوث ہزاروی کی تقریر

اسلام آباد ۴ جنوری ۱۹۷۳ء، قومی اسمبلی کے اجلاس میں ایک ممبر نے جو سرکاری بنچوں پر بیٹھتے ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کر دینے کی تجویز پیش کی۔ جس کے بعد وزیر صحت جناب شیخ عبدالرشید صاحب نے خاندانی منصوبہ بندی کی افادیت پر روشنی ڈالی اور اس کو باقی رکھنے بلکہ ترقی دینے پر زور دیا۔ جن کے بعد مولانا غلام غوث ہزاروی نے ڈپٹی سپیکر کی اجازت سے تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ خاندانی منصوبہ بندی پر فضول کروڑوں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ نہ یہ ملک میں کامیاب ہوئی ہے۔ آج آدمیوں کی کثرت طاقت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ چین کا رعب زیادہ تر اس کے مین پاور (آبادی کی کثرت) کی وجہ سے ہے۔ بھارت کی آبادی بھی ہم سے کافی زیادہ ہے۔ اگرچہ مجھ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ کیونکہ ہم کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ جبکہ عرب لاکھوں کی تعداد میں تھے اور پھر بھی انہوں نے دنیا بھر سے اسلام کا لوہا منوا لیا تھا۔ مگر پھر بھی آبادی کی زیادہ محبوب ومطلوب ہے۔ سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تزوجوا الولود الودود فانی اباھی بکم الامم

جس کا ترجمہ یہ ہے:۔ کہ ایسی خواتین سے شادی کرو جو زیادہ بچے جنیں اور پیار کریں۔ اس لئے کہ میں دوسری امتوں پر تمہاری وجہ سے فخر کروں گا۔

خاندانی منصوبہ بندی سے جو بے حیائی پھیلی ہے وہ ظاہر ہے بجائے فائدے کے اس میں نقصان ہی نقصان ہے۔ سخت ضرورت کے وقت کسی بات کا جواز اور بات ہے مگر اس کو ملک کا قانون بنا دینا صحیح نہیں ہے۔ اس لئے میں اس تجویز کی تائید کرتا ہوں کہ اس کو منسوخ کر دینا چاہیئے

مولانا کی تقریر کے بعد بیگم نسیم جہاں نے تقریر کی اور بعض ممالک کے حوالے بتائے۔ جن میں خاندانی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ پھر نے تقریر فرمائی اور فرمایا کہ دیہات میں نیز مزدور وکسان میں یعنی ملک کی اسی پچاسی فیصد آبادی نے اس کو مقامی دھڑے بندی کی وجہ سے قبول نہیں کیا۔ اور جو حدیث مولانا نے سنائی وہ صحیح ہے مگر اس میں زیادہ بچوں کا ذکر نہیں ہے۔

مولانا ہزاروی نے ڈپٹی سپیکر سے اجازت لیکر پھر وضاحت

ربانی کہ جب معزز ممبر خود مانتے ہیں کہ پچاسی فیصد آبادی نے اس کو نہیں مانا تو پھر عوامی حکومت عوامی رائے کے مطابق عمل کر کے اس کو منسوخ کیوں نہیں کر دیتی۔ معزز ممبر نے حدیث کے متعلق جو فرمایا ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو تو عربی ڈکشنری میں ولود سے ہی اس کو ہیں جو زیادہ بچے جنے۔ پھر خود اسی حدیث میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اگلا ارشاد صاف بتا رہا ہے کہ مقصود امت کی کثرت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ دوسروں پر فخر فرمائیں گے۔ باقی جن لوگوں نے قرآن پاک کا یہ حکم سنا ہے کہ جو چیز تم کو خدا کا پیغمبر دے وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ تو وہ یہ بات کبھی نہیں کہہ سکتے کہ خاندانی منصوبہ بندی کی ممانعت قرآن میں نہیں ہے۔

اگرچہ تجویز کثرت آراء سے نامنظور ہو گئی۔ مگر یہ کوئی بل تھا نہ قطعی فیصلہ کا وقت تھا بلکہ محترم پیرزادہ صاحب وزیر قانون اور بعض دیگر ممبران اسمبلی خاص کر سردار عنایت الرحمن صاحب کا رویہ بہت درست تھا۔ جنہوں نے فرمایا کہ جب نیا دستور بن رہا ہے اور اسلامی تحقیقاتی کونسل بھی بن رہی ہے تو ان تمام باتوں کا فیصلہ انہی پر چھوڑ دیا جائے بلکہ سردار صاحب موصوف نے تو اس کے لئے علماء بورڈ کی تجویز فرمائی۔

دلچسپ اور ضروری خبر

کیا مانسہرہ ربوہ کے کفر گڑھ سے بھی گیا گذرا ہے؟

قومی اسمبلی میں مولانا ہزاروی کا دلچسپ سوال

اسلام آباد۔ قومی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس کے دوران مرکزی وزیر حیات محمد خاں شیرپاؤ سوئی گیس کے متعلق سوالات کا جواب دے رہے تھے اور ان مقامات کا نام لے رہے تھے جہاں پر گیس پہنچانے کا پروگرام ہے۔ وزیر موصوف نے جب ربوہ ہری پور اور ایبٹ آباد کا نام لیا تو مولانا ہزاروی نے سپیکر کی اجازت سے وزیر صاحب سے یہ سوال کیا۔

مولانا ہزاروی صاحب۔ جناب سپیکر صاحب میں جناب محترم وزیر صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ربوہ، ہری پور اور ایبٹ آباد کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اس سے مانسہرہ کو کیوں محروم کیا ہے کیا مانسہرہ ربوہ کے کفر گڑھ سے بھی گیا گذرا ہے؟

حیات محمد خاں شیرپاؤ۔ میں کبھی یہ نہیں کہوں گا کہ مانسہرہ کا علاقہ گیا گذرا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس علاقہ نے تو آپ جیسی حق گو اور قابل شخصیتوں کو پیدا کیا ہے۔ مانسہرہ کا بھی سوئی گیس کے سلسلہ میں جائزہ لیا جائے گا۔

(عبدالقیوم خٹک سیکرٹری اطلاعات و نشریات
جمعیۃ علماء اسلام دفتر مانسہرہ ضلع ہزارہ)

ایک خطرناک سازش

ص ۴ سے آگے

وزیروں کو بال بال بچا لیا۔ اور دشمنان پاکستان کے عزائم ناکام ہو گئے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ تشکر ادا کرتے ہیں کہ محض اس کی مدد اور فضل و کرم سے حضرت مفتی صاحب کی جان بچ گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین!

(محمد حنیف)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی مجلس عمومی کا اجلاس

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ میں زیر صدارت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا۔ جس میں درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔ قاری عبداللطیف نے تلاوت قرآن پاک کی۔

(۱) گذشتہ سال کے اخراجات پیش کئے گئے۔ ان کی منظوری دی گئی۔

(۲) مولانا محمد رفیق صاحب کو ضلعی مبلغ مقرر کیا گیا۔ ان کے اخراجات تنخواہ وغیرہ ضلعی جمعیۃ برداشت کرے گی۔ یکم محرم ۱۳۹۳ھ سے مولانا ضلع میں کام شروع کر دیں گے۔

قراردادیں

(۱) بسوں کے حادثات کی روک تھام کے لئے سڑکوں کو وسیع کیا جائے۔ تیز رفتاری سواریاں زیادہ بٹھانے اور ریکارڈنگ بجانے پر پابندی لگائی جائے۔

(۲) دیہات میں چینی کا کوٹہ بڑھایا جائے تاکہ دیہاتی لوگ بھی ضرورت کے وقت چینی استعمال کر سکیں۔ شہر اور دیہات کے کوٹہ میں جو تفریق رکھی گئی ہے بالکل نامناسب ہے۔ شہر اور دیہات میں ڈپو ہولڈروں کی سخت نگرانی کی جائے۔ جو ڈپو ہولڈر صحیح تقسیم نہیں کرتے ان کو تبدیل کیا جائے۔ بعض جگہ پر گھنٹوں لائن میں کھڑے ہو کر عوام چینی وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ جس سے عوام کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی جگہ پر ڈپو ہولڈروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ ضروریات زندگی کی قیمتیں اتنی زیادہ ہو چکی ہیں کہ عوام کو اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنا مشکل ہو گیا ہے۔ بہت سے لوگوں کو موسم کے مطابق کپڑا میسر نہیں آتا۔ ضروریات زندگی کو سستا کیا جائے۔

(۳) آئین سازی کے تعطل کو دور کرنے کے لئے کل جماعتی کانفرنس بلائی جائے اور صدر بھٹو صاحب ذاتی اثر و رسوخ استعمال کر کے اس معاملہ کو سلجھائیں۔

(۴) آئین قرآن و سنت کے مطابق تیار کر کے بلاتاخیر ملک نافذ کیا تاکہ ملک سے ڈاکہ، چوری، قتل، اغوا و دیگر جرائم کا خاتمہ ہو جائے۔

(عبدالرحمن ناظم عمومی)

نذیر قادری وزیر آباد کو صدمہ

جناب نذیر قادری صاحب ایجنٹ ترجمان اسلام اور مخلص رکن جمعیۃ علماء اسلام وزیر آباد کے حقیقی چچا علی محمد صاحب ۱۰۰ سال کی عمر پا کر بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء بروز جمعرات اس دار فانی سے انتقال فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم علی محمد صاحب سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شب بیدار بزرگ تھے اور قرآن مجید کی تلاوت ان کا قلبی ذوق تھا۔ ان کے شاگردوں کی کافی تعداد ہے۔ قارئین و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں — ادارہ ترجمان اسلام جناب نذیر قادری صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

صادق آباد کے قریب غنڈوں کی سرگرمیاں

جمعیۃ کے کارکن کے گھر سے لڑکی اغوا کر لی گئی

قاسم خاں ولد بھلو خاں لغاری کون ہے؟

حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے

مولوی عبیداللہ، محمد یعقوب، محمد طیب، عبدالمجید، نصیر خاں، مولوی سلیمان، حاجی عبدالقادر، محمود الحسن شاہ، مولوی عبدالشکور ڈاکٹر، محمد اسماعیل نیازی، خان غلام قادر جوالدار، محمد عبداللہ مدرس مولوی محمد صاحب مہتمم مدرسہ بحر الہدیٰ نے دفتر ترجمان اسلام میں یہ خبر برائے اشاعت بھجوائی ہے:

"تحصیل صادق آباد اسٹیشن دھانڈی چک نمبر ۲۱۴ میں جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن مولانا عبدالشکور ڈاکٹر کے گھر سے ایک معصوم لڑکی کو اغوا کر لیا گیا۔ ان غنڈوں میں قاسم خاں ولد بھلو خاں لغاری شامل ہیں۔ اس قسم کے واقعات پہلے بھی رونما ہو چکے ہیں۔ حکومت اس طرف کوئی توجہ نہیں کر رہی ہے۔ ہم نے ایک درخواست علاقہ کے شرفاء کی طرف سے ڈپٹی کمشنر رحیم یار خاں کو بھی دی لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ان غنڈوں نے چک کے آدمیوں کو داڑھی سے پکڑ کر پیٹا، گالیاں دیں۔ ہوائی فائر کئے وغیرہ وغیرہ"

ہمیں یقین نہیں کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے کیونکہ شریف آدمیوں کے ایسے کام نہیں۔ بہرحال اس غنڈے کا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو، حکومت کو فوری کارروائی کر کے لڑکی کو واپس دلایا جائے اور غنڈوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری کو صدمہ

مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ بروز بدھ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کے والد محترم مولانا محمد عبداللہ صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک خدا ترس، پرہیزگار، خلیق اور دوست نواز انسان تھے آپ امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کے شاگرد تھے۔ فارسی ادب کے فاضل اور جید عالم تھے۔ آپ کا وجود علاقہ بھر کے لئے باعث رحمت تھا۔ نماز جنازہ حضرت درخواستی اور پھر سجادہ نشین حضرت دین پوری مدظلہ نے پڑھائی۔ آپ کو دین پور شریف امام انقلاب حضرت سندھی اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب دین پوری کے قدموں میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ میں خانپور اور علاقہ کے علماء اور دوسرے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ہم اس صدمہ جانکاہ میں مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب کے غم میں برابر کے شریک اور مرحوم کے لئے دعاگو ہیں۔ (شریک غم سید عبدالمجید ندیم خادم جمعیۃ علماء اسلام)

ادارہ ترجمان اسلام مولانا دین پوری کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی ابدی راحتیں نصیب فرمائے آمین! (ادارہ)

میری پارٹی آئینی سمجھوتے کی پابند ہے، وہ مسودہ دستور میں ترمیم کے حق سے دستبردار نہیں ہوئی

پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کو دستور میں شامل کرنے کا کوئی جواز نہیں

اسمبلی توڑنے کی صورت میں قومی حکومت کے قیام کی تجویز معقول ہے

مولانا مفتی محمود

راولپنڈی ۲۳ فروری۔ مولانا مفتی محمود وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے اعلان کیا ہے کہ ان کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام ۲۱ اکتوبر کے آئینی سمجھوتے کی پابندی کرے گی لیکن وہ مسودہ آئین میں ترمیم کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسودہ آئین میں آئینی سمجھوتے کی بعض دفعات کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ اعتراف کیا کہ صوبائی خود مختاری کے بارے میں جن حدود پر اتفاق کیا گیا تھا کہ وہ پوری ہوگئی ہیں انہوں نے نیشنل عوامی پارٹی کے اس مطالبے پر اظہار خیال سے احتراز کیا، جس کا تعلق مسودہ سے ۴ شقوں کو حذف کرنے سے ہے اور کہا کہ انہوں نے ابھی تک اس مطالبے کا پوری طرح مطالعہ نہیں کیا۔

انہوں نے آئینی سمجھوتے پر بعض دستخط کنندوں کے اس مطالبے سے اتفاق نہیں کیا کہ مستقل دستور کی منظوری کے بعد فوراً انتخابات کرائے جائیں اور یہ تجویز رکھی کہ قومی اسمبلی کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی طریقہ معلوم کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ کہ حزب اختلاف نے جو تجویز آئینی کمیٹی کے سامنے اسمبلی کو معمولی اکثریت سے توڑنے کا فیصلہ کرنے کے لئے رکھی تھی منظور نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تجویز آمر، غاصب اور ظالم حکومت سے نجات حاصل کرنے کے لئے رکھی تھی۔

انہوں نے کہا کہ اسلام اس قسم کی "خودکشی" کی اجازت دیتا ہے اور اس سے قوم کو ایک نئی زندگی مل جاتی ہے۔

مفتی صاحب نے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کو برقرار رکھنے کو بے جواز قرار دیا اور کہا کہ ایسی صورت میں جب دستور میں وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کے لئے دو تہائی کی شرط رکھ دی گئی ہو اور اسے اسمبلی توڑنے کی سفارش کرنے کا بھی اختیار ہو، سیاسی پارٹیوں سے متعلق "قانون کو برقرار رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔

بنیادی حقوق

آئینی سمجھوتے کی خلاف ورزی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود نے کہا کہ بنیادی حقوق کی ذیلی دفعہ ۱۰ کے تحت تمام شہریوں کو تبدیلی مذہب کا حق دیا گیا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل کو غیر مؤثر بنا دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی کی کوئی ضمانت بنیادی حقوق کی طرح نہیں دی گئی۔ انہوں نے مسودہ دستور میں مسلمانوں کے عائلی قوانین کو آئینی تحفظ دینے اور چیف جسٹس کے لئے مسلمان ہونے کی شرط کو اڑا دینے پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ جب اسلام کو سرکاری مذہب تسلیم کرایا گیا ہو۔ کلیدی آسامیوں پر غیر مسلم کا تقرر بالکل غلط بات ہے۔

مفتی صاحب نے یہ بھی انکشاف کیا کہ حزب اختلاف نے وزیر اعظم اور صوبائی وزراء اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کے لئے دو تہائی کی شرط اور عدم اعتماد کی تحریک کی وصولی کے بعد وزیر اعظم کی طرف سے اسمبلی کی تحلیل کی سفارش کی دو شقیں انتہائی دباؤ اور بے بسی کے عالم میں منظور کیں۔ کیونکہ دوسری شکل میں دستور کی تیاری ممکن نہ ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تجویزیں حزب اختلاف نے پیش نہیں کیں کیونکہ وہ اقتدار کے تحفظ کے لئے غیر جمہوری تجویزیں پیش نہیں کر سکتی تھی۔ ایسی تجویز تو برسر اقتدار ہی پیش کر سکتے ہیں۔ تاہم اگر سرکاری جماعت کے دعویٰ کے مطابق حزب اختلاف نے یہ غلطی کر ہی دی تھی تو سرکاری پارٹی اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے متفقہ فیصلہ کی مخالفت کیوں کر رہی ہے جو اپنی اس غلطی کی اصلاح کرنا چاہتی ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ حزب اختلاف نے ان دو شقوں کو تسلیم کرتے ہوئے اس "زہر کا تریاق" تجویز کیا تھا کہ بجٹ اس صورت میں منظور نہیں سمجھا جائے گا۔ اگر اسمبلی سادہ اکثریت سے اس پر صاد کرنے سے انکار کر دے۔ اگر تجویز کو قبول کر لیا جاتا تو اس کے تین فائدے ہوتے (۱) حکومت ایوان کا سادہ اکثریت سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرتی (۲) یا استعفیٰ دے دیتی یا اسمبلی اور وزارت دونوں کو توڑ دیا جاتا اور اس کے بعد نئے انتخابات کرائے جاتے۔ انہوں نے کہا کہ دستور کا نیا مسودہ اسمبلی کے سامنے رکھا گیا تو اس میں "زہر" ہی زہر تھا۔ تریاق کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی کی زائد نشستوں کو ملتوی کر دینا اور سینٹ کی آئینی سمجھوتے کے مطابق ۶۰ نشستوں کی بجائے ۴۴ نشستوں کی تجویز رکھنا آئینی سمجھوتے کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن اور عدلیہ کی آزادی جو آئینی سمجھوتے میں رکھی گئی تھی دستور کے مسودے میں اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ کیونکہ چیف جسٹس اور چیف الیکشن کمشنر کو صدر وزیر اعظم کی منظوری کے بغیر مقرر نہیں کر سکتا۔

(باقی صفحہ ۱ پر)

چند لمحے حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں

۳۱ر جنوری شام ۴½ بجے راقم الحروف حضرت مفتی صاحب کی رہائش گاہ پہنچا۔ وہ عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے باہر تشریف لائے۔ آپ نے فرداً فرداً سب سے مصافحہ و معانقہ فرمایا اور خیریت دریافت کی۔ نماز باجماعت ادا کی گئی اور سب حضرات نے جن میں افسر، غیر افسر، غریب، امیر، علماء اور طلباء سبھی شامل تھے، مفتی صاحب کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور مولانا سمیع الحق صاحب مدیر ماہنامہ "الحق" سے خصوصی ملاقات کی۔ جو نماز مغرب تک جاری رہی، نماز مغرب کے لئے آپ پھر تشریف لائے۔ نماز باجماعت ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب کی اقتداء میں سب نے نماز ادا کی ملاقاتیوں کا ہجوم اب کہیں زیادہ ہو چکا تھا۔

اندھے کی بن آئی

آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرنے والوں میں ایک اندھا سوالی بھی تھا۔ اس نے حضرت مفتی صاحب سے پشتو میں کچھ سوالات کئے۔ غالباً وہ کچھ مانگ رہا تھا۔ انہوں نے کمال خندہ پیشانی سے اس کے جوابات دیئے اور جاتے ہوئے اپنی جیب سے دس روپے نکال کر دیئے۔ اور وہ ہنستا مسکراتا ہوا وہاں سے چلتا بنا۔ حضرت مفتی صاحب کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی شخص جو فریادی بن کر آئے، خالی ہاتھ واپس نہ جائے اور جہاں تک کوئی مسئلہ ان کے بس میں ہو وہ پورا کیا جائے۔

مہمان نوازی و اخلاق کریمانہ

حضرت مفتی صاحب ملاقاتی حضرات سے نہایت اخلاق کریمانہ سے پیش آتے ہیں۔ وہ آج کل کے وزیروں کی طرح نہیں کہ وہ کسی سے گفتگو کرنا بھی اپنی توہین تصور کریں۔ مفتی صاحب سے ملاقات کے بعد کوئی شخص یہ نہیں سمجھ سکتا کہ میں وزیر اعلیٰ سے مخاطب ہوں یا کسی عام آدمی سے۔ وہ ہر ایک سے ملاقات کے وقت گھل مل جاتے ہیں

مفتی صاحب صوبہ سرحد کی حکومت سے تنخواہ نہیں ۔۔۔۔ لیتے اور تنخواہ کی جتنی رقم بنتی ہے۔ وہ یہاں کے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود حالت یہ ہے کہ ملاقاتی حضرات کی چائے وغیرہ سے تواضع کی جاتی ہے۔ اور ملاقاتی حضرات خوش خوش واپس لوٹتے ہیں۔

پشاور کی صورت حال

آج ۱۳ر جنوری کے مشرق پشاور میں مرکزی وزیر حیات محمد شیرپاؤ کا ایک بیان ۵ کالمی موٹی سرخی سے شائع ہوا ہے (جبکہ گورنر سرحد ارباب سکندر خلیل کا بیان دو کالمی چھوٹی سی سرخی سے شائع کیا گیا ہے جو اخبار مذکور کی جانبدارانہ پالیسی کی غماز ہے) جس میں کہا گیا ہے کہ عوام کے مسائل حل

محمد حنیف ندیم

پشاور کے لیل و نہار

کرنے میں ناکام رہنے والی حکومت کو اقتدار سے چمٹے رہنے کا کوئی حق نہیں"۔ اس کے بعد جناب شیرپاؤ صاحب نے یوں گوہر افشانی فرمائی ہے کہ "صوبہ سرحد کی حکومت مزدوروں کسانوں اور معاشرے کے دوسرے غریب طبقوں کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریاں پوری کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئی ہے ــــــــ

ــــــــ انہوں نے کہا کہ پنجاب اور سندھ میں حکومتیں خود کو غریب کسانوں، مزدوروں کے مصائب اور مشکلات دور کرنے کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں" الخ

اب آیئے اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا واقعی صوبہ سرحد کی حکومت مزدوروں اور کسانوں کے حقوق پامال کر رہی ہے یا یہ محض شیرپاؤ صاحب گورنری کے عہدے سے سبکدوشی کا انتقام لے رہے ہیں۔ میں نے جب شیرپاؤ صاحب کا یہ بیان پڑھا تو لوگوں کی رائے معلوم

کرنے کے لئے بازار گیا اور اکثر افراد جن میں دکاندار اور غیر دکاندار سبھی شامل ہیں ملاقات کی اور ان کی رائے معلوم کی۔

میں ایک چائے کی دکان پر گیا۔ جس سے میں نے چائے طلب کی۔ اس نے نفیس قسم کی چائے بنا کر پیش کی۔ میں نے ازراہ تفنن اس سے کہا کہ خانصاحب آپ کی چائے ہمارے پنجاب کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔ وہاں ہمیں بہت اچھی چائے ملتی ہے۔ وہ مسکرایا اور کہا کہ آپ کی

راقم الحروف کو چند روز ہوئے ایک ضروری کام کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحب سے ملاقات بقول شخصے "جوئے شیر" لا[نے] کی شام کو ایک سرسری سی ملاقات ہو سکی اور وہ بھی مولوی اح[...] میرے جیسے مصروف آدمی کی پشاور کی نذر ہو گئیں۔ شاید [...] اور فریادی لوگوں کی اتنی بہتات ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو [...]

صراحت

نہیں کہا جا سکتا کہ مسودۂ آئین قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے پاس ہو سکے گا یا نہیں۔ اور یہ کہ آئینی سمجھوتہ کے بعد جو اختلاف مسودۂ دستور پر رونما ہوا ہے۔ اس پر مستحکم اتفاق کی کوئی صورت نکل آئے گی یا نہیں۔

البتہ گذشتہ چند ہفتوں کی رد و کد سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ دستور کا موجودہ مسودہ ملک میں آئندہ کے لئے آئینی استحکام فراہم کرنے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔

پاکستان کو گذشتہ ۲۵ سال سے جس المناک سیاسی نشیب و فراز سے گذرنا پڑا ہے۔ اس کا سب سے بڑا سبب ایک متفقہ اور قابل قبول آئین کی ترتیب و منظوری میں ناکامی ہے یہ ناکامی بار بار پیش آئی ہے

۱۹۵۶ء کا آئین جزوی اتفاق کے ساتھ منظور کیا گیا لیکن وہ بالکل ناپائدار ثابت ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے آئین سازوں نے اول دن سے جو غلطی کی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ وہ آئین کی ترتیب کے وقت مختلف مفادات کو یکجا کرنے کی کوششوں میں مصروف رہے ہیں۔

اس کے نتیجہ میں انہوں نے قوم کے سامنے دستور کا جو بھی خاکہ پیش کیا۔ وہ نہ تو تضاد و تعارض سے پاک تھا، اور نہ ملک و ملت کے بنیادی مفادات کا حامل و محافظ۔

یہ نقص موجودہ مسودۂ آئین میں بھی موجود ہے۔

پاکستان جیسے ملک کے لئے جہاں بیک وقت اسلام اور جمہوریت کی اساس پر دستور تشکیل دینے کا مرحلہ درپیش ہے وہاں تو موجودہ مختلف مفادات کو تطبیق دینے اور رعایت بخشنے کا نتیجہ، دستور کو مزید پیچیدہ اور ناقابل عمل بنا دینے کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے اور نمودار ہو چکا ہے۔

مغرب و مشرق کے جن ملکوں میں جمہوریت (ڈیموکریسی) کی پارلیمانی و صدارتی اساس پر آئین و دستور مرتب ہوئے ہیں وہاں مذہب کو سیاست و آئین سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح انہوں نے اپنے آئینی نظام کے لئے ذرا آسان راہ نکال لی ہے۔

پاکستان میں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ مذہب پاکستان کے قیام کی اساس ہے۔

ایسی صورت میں ضروری ہو جاتا ہے کہ پاکستان کے دستور کی تمام تر اساس اسلام پر رکھ دی جائے۔

انتظامیہ، مقننہ، عدلیہ اور حربیہ، چاروں کو ہی

پاکستان [...]

چند لمحے وزیر اعلیٰ سرحد کی خدمت میں

اندھے کی بن آئی

مہمان نوازی و اخلاق کریمانہ

پشاور کی صورت حال

افسوسناک حادثہ یا سازش

حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کے لئے پشاور جانے کا اتفاق ہوا
نے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ۳۰ر جنوری کو پہنچنے کے بعد بھی ۳۱ر جنوری
دجان صاحب کی مہربانی سے۔ اس وجہ سے دو دن اور دو راتیں
ڈی اس سے یہ سمجھے کہ میں شکایتاً یہ لکھ رہا ہوں۔ ایسا نہیں بلکہ بیٹے اول
کھانا تو درکنار سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں۔

باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے پنجاب کا مذاق اڑاتے ہیں۔ میں نے سوال کیا کیسے؟ اس نے کہا کہ ہم ابھی پنجاب گیا تھا۔ وہاں ہم نے جس دکان سے چائے پیا۔ اس نے ۳۰ پیسے بھی لے لیا لیکن اس میں دیسی کھانڈ تھا یا گڑ۔ اسی نے یہاں تک کہا کہ بارش ہوتا ہے تو وہ سارا بارش کا پانی ایک جگہ پر جمع ہو جاتا ہے (جوہڑ) جب وہ پانی کئی دن کا ہو جائے تو پنجاب کی چائے کی مثال اس پر صادق آتی ہے میں نے اس کی باتیں سنیں اور اپنا سا منہ لیکر واپس آگیا۔

دراصل صوبہ سرحد کے تمام چھوٹے بڑے ہوٹلوں پر چینی کی چائے ملتی ہے۔ پچاس پیسے میں تقریباً تین پیالیاں چائے کی نکل آتی ہیں۔

ایک روٹی میں بھوک ختم

صوبہ سرحد میں ہوٹلوں پر جو روٹی ملتی ہے وہ اتنی ضخیم اور بڑی ہوتی ہے کہ ایک ہی روٹی میں بھوک ختم ہو جاتی ہے لیکن پنجاب میں تین روٹیاں بھی کھاؤ۔ پتہ نہیں چلتا کہ کھائی بھی ہیں یا نہیں۔ یہی حال دیگر اشیائے ضرورت کی قیمتوں کا ہے۔ جو مجموعی طور پر پنجاب کے مقابلے میں بہت کم تھیں۔

بہرحال میں نے جس سے بھی بات کی۔ اس نے پنجاب کی سندھ کی حکومتوں کی تعریف نہیں کی بلکہ وہ صوبہ سرحد کی حکومت کے مداح تھے۔

یہاں کے حالات کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ چونکہ صوبہ سرحد میں بعض لوگ ایسے جنہوں نے کبھی صوبہ پنجاب کا رخ نہیں کیا یا موجودہ کا دور دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ وہ تو ممکن ہے شیرپاؤ کے اس بیان پر یقین کرلیں۔ لیکن جنہوں پنجاب اور سندھ کے موجودہ حالات کو دیکھا ہے وہ اسے سرحد کی موجودہ حکومت سے شیرپاؤ کی سیا ہی قرار دیتے ہیں اور بس۔ جس جگہ پر کھانے پ چیزیں اور دیگر ضروریات زندگی ارزاں ہوں۔ وہ ح کسانوں اور مزدوروں کے حقوق کا صحیح تحفظ کر رہی کیونکہ یہ طبقہ ہمارے ملک کا غریب ترین طبقہ ہے۔ اشیائے ضرورت اس طبقہ کی قوت خرید سے باہر ہوں ت اس طبقہ پر سراسر ظلم ہے۔ صوبہ سرحد میں اکثریت اسی ط کی ہے۔ اور یہ بات باعث مسرت ہے کہ یہاں اشیائ ضرورت کی قیمتیں اگر کم نہیں تو پنجاب اور سندھ کی ط زیادہ بھی نہیں ہیں۔

صوبہ سرحد کے عوام خوش قسمت ہیں

میں تو سمجھتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے عوام خوش قسمت ہیں کہ انہیں ایسی حکومت میسر ہے۔ جس کے دور میں انہیں دو وقت کی روٹی مل جاتی ہے، چینی کی چائے مل جاتی ہے ورنہ اگر پہلی حکومت ہوتی تو جیسے ۲۸ کاریں، گورنر ہاؤس کی قالینیں اور سامان آرائش و زیبائش گم ہو گیا اور آج تک سراغ نہیں مل سکا۔ اسی طرح روٹی اور چینی بھی غائب ہو جاتی

مرکزی وزیر خزانہ کی شہادت

اس سلسلہ میں مرکزی وزیر خزانہ جناب ڈاکٹر مبشر حسن کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ صوبہ سرحد میں آٹے کی قیمت پنجاب کے مقابلے میں کم ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں غلے کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ صوبہ سرحد میں مٹھائی کے نرخ بھی پنجاب سے کم ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ (باقی صفحہ ۱ پر)

...کا دستور

احمد حسین کمال

مکمل طور سے اسلامی احکام و قوانین کا پابند بنا دیا جائے اور ان چاروں شعبہ جات کو ایک نظام کی لڑی میں پرونے کے لئے جمہوری انتخاب کے طریقہ کو اپنا لیا جائے۔

ان کے علاوہ تمام امور، صوبہ جات کے حوالے کر دیئے جائیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ پاکستان کے لئے ایک متفقہ قابل قبول، قابل عمل اور مستحکم دستور کا حصول آسان ہو سکیگا بلکہ مستقبل کے بے شمار خدشات سے نجات حاصل ہو جائیگی۔

مصیبت یہ ہے کہ ہمارے قانون ساز حضرات کے سامنے آئین سازی کے لئے معیار امریکہ، فرانس، آسٹریلیا، کناڈا، ہندوستان، روس وغیرہ ممالک ہیں۔

اور ہر فریق اپنے اپنے موقف کے اثبات کے لئے ان ملکوں میں سے ہی کسی ملک کے دستور اور اس کی دفعات کا حوالہ دیا کرتا ہے۔

حالانکہ بنیادی طور پر ان ملکوں کے دساتیر اور ہمارے ملک کی دستور سازی میں غیر مذہبیت (سیکولرزم) اور مذہبیت کا بیّن ثبوت موجود ہے۔

پھر ہم ان ملکوں کے دستوروں کو کس طرح مثال یا معیار بنا سکتے ہیں؟

۲۵ سال کے تلخ تجربہ کے بعد، خدا کے واسطے۔ اسلام کو دستور کی واحد اساس مقرر کیجئے، عدلیہ کا نظام، انتظامیہ کا نظام، مقننہ کا نظام اور حربیہ کا نظام، قرآن و سنت کے احکام پر استوار کیجئے۔ اور جمہوری طریق انتخاب کو محض ایک ذریعہ کے طور پر اختیار کیجئے۔ تب آپ پاکستان کے لئے دستور سازی کو ملک و ملت کے مفاد کے خطوط پر قائم کر سکتے ہیں اور ان الجھنوں سے ان خطرات سے نجات پا سکتے ہیں۔ جو دستوری اختلافات سے مستقبل میں رونما ہو سکتے ہیں جس طرح ماضی میں رونما ہوتے رہے۔

ہم نے اصولی طور پر ان سطور پر یہ معروضات پیش کر دی ہیں۔ ورنہ آئینی سمجھوتہ اور مسودہ دستور کے درمیان جو تضادات اور پیچیدگیاں موجود ہیں۔ وہ بھی کم قابل ذکر نہیں ہیں۔ جن سے فی الحال ہم صرف نظر کر رہے ہیں۔ (۳۰ر جنوری ۱۹۷۳ء)

خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

بقیہ —— پشاور کے لیل ونہار

کے حلوائیوں کو پنجاب کے مقابلہ میں کم قیمت پر چینی ملتی ہے۔

(مشرق پشاور یکم فروری ۱۹۷۳ء)

اگرچہ یہ بیان یہ تاثر دینے کے لئے دیا گیا ہے، کہ سرحد میں غلے کی کمی نہیں ہے۔ حالانکہ صوبہ سرحد کے اطلاعات جناب محمد افضل خاں کے بیان کے مطابق صورت حال یہ ہے کہ پنجاب سے صوبہ سرحد کے لئے ترسیل روک لی گئی ہے۔

احساس ذمہ داری

یہاں قانون کی حکمرانی ہے۔ صوبہ کے وزیروں، مشیروں افسروں میں احساس ذمہ داری پایا جاتا ہے۔ جو لوگ ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں چاہے ان کا کسی بھی طبقہ سے تعلق ہو، وہ خود کو قانون کی زد سے نہیں بچا سکتے۔ چنانچہ اگر کوئی نانبائی وزن سے کم روٹی پکاتا ہے یا چائے پر پیسے زائد چارج کرتا ہے تو اسے پچاس سے سو روپے جرمانہ کر دیا جاتا ہے۔ قانون کی زد سے بچنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ قانون کی پابندی کی جائے۔

امن کی صورت حال

یہاں امن کی صورت حال اطمینان بخش ہے کسی شخص کو کسی کی عزت و آبرو سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اس سے قبل اغوا وغیرہ کی کچھ وارداتیں ہوئی تھیں۔ لیکن ان کے متعلق یہاں کے عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ ان واقعات میں یہاں کی صوبائی حکومت کا دخل نہیں بلکہ یہ مرکزی وزیروں کے صوبائی حکومت کو بدنام کرنے کے ہتھکنڈے ہیں۔

افسوسناک حادثہ یا سازش!

پشاور پہنچنے پر ہمیں جو افسوسناک خبر پڑھنے کو ملی وہ اس طیارے کا حادثہ ہے، جس میں وزیر اعلیٰ سرحد حضرت مفتی صاحب سوار ہو کر شیخ محمد اقبال صاحب ایم پی اے جمعیۃ علماء اسلام کے کسی عزیز کی شادی میں شرکت کرنے کے لئے جھنگ جا رہے تھے۔ جو واقعات بتائے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

حضرت مفتی صاحب کی طبیعت حج بیت اللہ شریف سے واپسی کے بعد علیل تھی اور کچھ مصروفیات اتنی زیادہ تھیں جس کی وجہ سے وہ زیادہ سے زیادہ وقت بچانا چاہتے تھے۔ سڑک اور ریل کے سفر میں وقت کا ضیاع بھی تھا اور علالت کی بنا پر یہ سفر مناسب بھی نہیں تھا۔ اس وجہ سے پنجاب حکومت سے طیارہ حاصل کیا گیا۔

پروگرام کے مطابق اس کی پرواز ۱½ بجے ہو جانی تھی۔ لیکن حضرت مفتی صاحب بیس منٹ کی تاخیر سے روانہ ہوئے اور اسی طیارے میں سوار ہو گئے۔ مفتی صاحب کے ہمراہ ان کے دو وزیر مولانا عبد الباقی صاحب اور خان حق نواز بھی تھے۔ ایک بجکر پچاس منٹ پر طیارہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ تقریباً ایک فرلانگ تک گیا ہوگا کہ طیارہ میں دھواں نکلنا شروع ہوا۔ جسے مفتی صاحب کے ایک سیکرٹری شیر زمان خاں نے دیکھ لیا اور وہ ہوائی اڈے کی تمام پابندیوں کو بالائے طاق رکھ کر طیارے کی جانب دوڑنے لگا۔ مفتی صاحب کے کار ڈرائیور نے جب یہ صورت دیکھی تو وہ بھی کار اسٹارٹ کر کے اس جانب لے گیا۔ لیکن اس موقعہ پر پی آئی اے کے ایک طیارے کے پائلٹ نے جو اس موقعہ پر وہاں موجود تھا، طیارے میں آگ لگتی دیکھی تو اس نے اس طیارے کے پائلٹ سے ریڈیائی رابطہ قائم کر کے اسے رکوا دیا۔ مفتی صاحب اور اس کے وزیروں نے طیارے سے چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی۔ اس حادثہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب اور ان کے دو وزیروں کو بال بال بچا لیا۔

بہت ممکن ہے کہ اسے محض ایک اتفاقی حادثہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا جائے۔ لیکن اگر بنظر غائر اس پر غور کیا جائے تو یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ اگر مفتی صاحب بیس منٹ کی تاخیر سے ہوائی اڈے پر نہ پہنچتے تو طیارہ ٹھیک ۱½ بجے روانہ ہو جاتا اور ۲۵ منٹ بعد طیارہ فضا میں ہوتا۔ اور وہ ٹائم بم جو طیارہ میں ایک خطرناک منصوبے کے تحت رکھا گیا تھا، پھٹ جاتا۔

اس واقعہ سے پشاور شہر کے عوام میں شدید قسم کا ردعمل ہوا ہے۔ عوام کا بھی غالب گمان یہی ہے کہ یہ ایک خطرناک سازش ہے۔ اب اس واقعہ کی تحقیقات شروع ہو چکی ہے۔ طیارہ تحقیقات تک پشاور میں رہے گا۔

ضلع گوجرانوالہ کا عمومی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی نو منتخب جنرل کونسل کا عمومی اجلاس ۲۵ رفروری بروز اتوار صبح نو بجے جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں ہوگا۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) ضلع میں تنظیمی کارگزاری کی رپورٹ

(۲) آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب

(۳) دیگر امور باجازت صدر۔

تمام شاخیں اپنے ارکان، عہدہ داروں اور ضلعی جنرل کونسل کے نمائندوں کی فہرستیں ۱۵ رفروری تک راقم الحروف کو پہنچا دیں۔ نیز ضلعی اجلاس میں اگر کوئی تجویز پیش کرنی ہے تو وہ بھی اجلاس سے ایک ہفتہ قبل تک تحریری طور پر بھجوا دیں۔

زاہد الراشدی

ناظم انتخابات جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ۔ فون ۳۷۴۳۸

ایجنٹ حضرات

ترجمان اسلام کے بقایا جات فوری طور پر ارسال کریں۔

(ادارہ)

بقیہ انٹرویو

مفتی صاحب نے دستور سازی کے مسئلہ پر حزب اختلاف اور تمام وفاقی حکومتوں کے اتفاق رائے کو ازبس ضروری قرار دیا اور اپیل کی کہ تمام جماعتیں اپنے اختلاف کو گلدستہ طاق نسیاں بنا کر ملک کو مضبوط اسلامی اور جمہوری دستور دینے کے لئے متفقہ طور پر جدوجہد کریں۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کا دستور میں واضح ذکر ہونا چاہیئے تھا اور اس مسئلہ کو اسمبلی کی صوابدید پر چھوڑنا نہیں چاہیئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی اسمبلی کی اختیارات کی حدود کو جمعیۃ علماء اسلام نے اتحاد اور ملک کے بھلے کے لئے قبول کر لیا ہے۔ تاہم ان کا قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ کیونکہ ان کی جماعت چاہتی ہے کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ شعبے دیئے جائیں۔

انہوں نے پھر سے انتخابات کرانے کی تجویز کی مخالفت کی تصریح کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ قومی اسمبلی کو عوام نے نہ صرف دستور مرتب کرنے کے لئے بلکہ پانچ سال تک قانون ساز اسمبلی کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے منتخب کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کا پاکستان کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نئی مملکت کی حیثیت سے انتخابات منعقد کرانے ہیں۔ انہوں نے یہ تجویز بھی رکھی کہ آئینی سمجھوتے کے مطابق قومی اسمبلی کی فالتو نشستوں کے انتخاب کی بھی کوئی راہ نکالنی چاہیئے مفتی صاحب نے حزب اختلاف کے بعض رہنماؤں کی اس تجویز کی حمایت کی کہ اگر وزیر اعظم اسمبلی کو توڑنے کی سفارش کریں تو اس حقیقت کے پیش نظر نہیں کہ انہیں اسمبلی نے منتخب کیا تھا۔ صدر نے نامزد نہیں کیا تھا۔ مرکز میں قومی حکومت قائم کی جائے۔ انہوں نے جائداد کی حد ملکیت مقرر کرنے کی مخالفت کی، البتہ اس تجویز کی حمایت کی کہ ناجائز طریقوں سے حاصل کردہ تمام جائداد کو ضبط کیا جائے۔

کارخانوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اگر حکومت یہ بہتر سمجھے کہ طبقاتی کشمکش کو روکنے کے لئے کارخانوں کو سرکاری تحویل میں لینا ضروری ہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے۔ لیکن حلال کی کمائی سے قائم کردہ کارخانوں کو تحویل میں لینے سے قبل اس کا معاوضہ ضرور دیا جائے اور حرام کی کمائی سے قائم کئے جانے والے کارخانوں کو بغیر معاوضہ دیئے ضبط کر لینا چاہیئے۔

انہوں نے نیپ کی طرف سے جائداد سے متعلق شق کی حمایت پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

فہرست شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام ، کراچی

محمدی مسجد فیوچر کالونی لانڈھی کراچی ۲۲

امیر سرفراز خان ۔ نائب امیر گلزار خان ۔ ناظم اعلیٰ انوار اللہ ۔ ناظم قاضی عبدالستار ۔ خازن سرفراز خان ۲

عالمگیر مسجد فیوچر کالونی لانڈھی

امیر محمد رستم خان ۔ نائب امیر غلام خان ۔ نائب امیر۲ محمد صادق ۔ ناظم اعلیٰ محمد اسحاق خان ۔ ناظم نشرو اشاعت محمد اقبال خان ۔ خازن محمد زرین خان

ریلوے روڈ فیوچر کالونی لانڈھی

امیر گوہر امان خان ۔ نائب امیر سردار خان ۔ ناظم اعلیٰ اورنگ زیب خان ۔ خازن اللہ داد خان ۔

پاکستان ٹینری فیوچر کالونی لانڈھی ک ۲۲

امیر اعظم خان ۔ نائب امیر مروت خان ۔ ناظم اعلیٰ گل محمد خان ۔ ناظم نشرواشاعت اورنگ زیب خان ۔ خازن تاج محمد خان ۔

اگرداری محلہ فیوچر کالونی لانڈھی

امیر حضرت احمد ۔ نائب امیر سالار خان ۔ ناظم اعلیٰ عمر خطاب خان ۔ ناظم نشرو اشاعت جعفر خان ۔ خازن گوہر امان خان ۔

خلد آباد قائد آباد قومی شاہراہ کراچی ۲۲

امیر مولانا آل رسول ۔ نائب امیر۱ محمد سرفراز خان ۔ نائب امیر۲ مولانا فضل داد صاحب ۔ ناظم اعلیٰ حضرت علی نائب ناظم ایم خان ۔ نائب ناظم ۲ محمد ریاض خان ۔ خازن مولانا عبدالرحمٰن ۔ سالار عبدالرزاق ۔ معاون ناظم نشرو اشاعت عبدالقدیر ۔

حلقہ آفریدی کالونی سرحد کالونی و کوکن کالونی بلدیہ ٹاؤن

امیر مولانا عبدالرزاق صاحب ۔ نائب امیر۱ محمد اکبر نائب امیر۲ غلام رسول ۔ ناظم اعلیٰ شیریں خان ۔ ناظم نمبر۱ صوفی نذیر احمد ۔ خازن طور خان ۔ ناظم نشرو اشاعت عجب گل خان (عرف) راجہ صاحب ۔ سالار محمد الیاس صاحب

اشفاقیہ مسجد مدنیہ کالونی بلدیہ ٹاؤن کراچی

امیر حافظ بہادر خان صاحب ۔ نائب امیر صوفی محمد مسکین ناظم اعلیٰ مولانا محمد یوسف ۔ ناظم وارث خان ۔ خازن ملنگ خان سالار سرمست خان ۔ ناظم نشرو اشاعت عبدالعلیم ۔

فردوس مسجد مدنیہ کالونی بلدیہ ٹاؤن

امیر مولانا مصلح الدین صاحب ۔ نائب امیر ہمایوں صاحب

نائب امیر لعل محمد ۔ ناظم اعلیٰ حبیب الرحمٰن ۔ ناظم گل محمد ، ناظم نشرو اشاعت ملک غلام رسول ۔ خازن محمد طاہرین ۔ سالار عبدالغفور ۔ معاون ناظم نشرو اشاعت حمید الحسن ۔

رشید آباد کوہاٹی محلہ شجاعت کالونی حاجی قاسم

امیر مولانا احمد جان صاحب کوہاٹی ۔ نائب امیر حافظ محمد رمضان نائب امیر۲ عبدالرؤف شجاعت کالونی ۔ ناظم اعلیٰ محمد الیاس کوہاٹی محلہ ۔ ناظم محمد اسحاق خان ۔ خازن محمد علی رشید آباد ۔ سالار محمد رفیق کوہاٹی محلہ ۔ ناظم نشرو اشاعت عبدالقیوم کوہاٹی محلہ ۔

مسلم مجاہد کالونی غوث نگر و نیو آبادی بلدیہ ٹاؤن

امیر جناب خیبر خان صاحب ۔ نائب امیر مولانا محمد رحیم صاحب ۔ نائب امیر۲ جناب ظہور صاحب ۔ ناظم اعلیٰ دلاور خان ۔ ناظم غلام رحمانی ۔ خازن امام شاہ ۔ سالار علی بہار خان ۔ معاون سالار نور الحسن ۔ ناظم نشرو اشاعت شیریں زادہ ۔

شیر شاہ کالونی اے بلاک

امیر محمد حنیف صاحب ۔ نائب امیر جعفر علی ۔ ناظم اعلیٰ عبدالمجید ۔ ناظم عبدالحفیظ ۔ خازن عبدالحمید ۔ ناظم نشرواشاعت عبدالجبار ۔ سالار محمد شریف ۔

شیر شاہ کالونی مسجد طور

امیر مولانا عبدالصادق صاحب ۔ نائب امیر محمد اسحاق ناظم اعلیٰ محمد نذیر ۔ ناظم خلیل الرحمٰن ۔ خازن مولوی مطیع اللہ ناظم نشرو اشاعت غلام رسول ۔ سالار شفیق احمد ۔

جوہر کالونی

امیر مولانا محمد المنعم صاحب ۔ نائب امیر۱ محبت خان نائب امیر۲ منظور ۔ ناظم نشرو اشاعت باجا وس صاحب خازن شیر اعظم ۔ سالار نور الحق ۔

شیر شاہ

امیر عبدالوہاب ۔ نائب امیر تاج خان ۔ ناظم اعلیٰ محمد صدیق ناظم مشرف خان ۔ خازن عبدالمنان ۔ ناظم نشرو اشاعت بخت رشید ۔ سالار کشور خان ۔

فرنٹیئر کالونی منگھوپیر روڈ ۱۶

امیر بخت روان صاحب ۔ نائب امیر فضل رحیم ، نائب امیر۲ عبدالوارث ۔ ناظم اعلیٰ نصرے خان ۔ ناظم ۱ فضل الرحمٰن ۔ ناظم ۲ شیریں خان ۔ ناظم نشرو اشاعت ایوب خان ۔ سالار شاہ دار

خازن دیدہ ور خان

فرنٹیئر کالونی ۲

امیر مقام خان صاحب ۔ نائب امیر۱ محمد حسن ۔ نائب امیر۲ بخت واحد ۔ ناظم اعلیٰ حاجی محمد اکبر ۔ ناظم خلیل الرحمٰن ۔ خازن حبیب الرحمٰن ۔ ناظم نشرو اشاعت عطا محمد ۔ سالار گل عنبر

فرنٹیئر کالونی ۳

امیر شاہجہان صاحب ۔ نائب امیر۱ میاں عبدالمالک نائب امیر۲ حبیب الرحمٰن ۔ ناظم اعلیٰ شاہ ملک خان ۔ ناظم نمبر۱ شاہ جی ۔ ناظم نمبر۲ بخت حمید خان ۔ ناظم نشرو اشاعت شاہ نیکان ۔ سالار نوشیروان ۔ خازن محمد رازق ۔

پیر آباد نزد بنارس کالونی منگھوپیر روڈ

امیر مرحوم اللہ صاحب ۔ نائب امیر جانس خان ۔ ناظم اعلیٰ الحسنین ۔ ناظم فضل واحد ۔ خازن طوطی خان ۔ ناظم نشرو اشاعت محمد فقیر ۔ سالار محمد ایوب

حلقہ نیپال کالونی ناظم آباد کراچی ۱۸

امیر خلیل الرحمٰن ۔ نائب امیر گلند ۔ ناظم احسان اللہ سالار غلام حبیب ۔ خازن عنایت اللہ ۔ ناظم نشرو اشاعت عبداللہ ۔

پٹرول روڈ منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶

امیر مولانا قاضی الحق ۔ نائب امیر۱ غلام سرور ۔ نائب امیر۲ گلاب خان ۔ ناظم اعلیٰ گل شاہ ۔ ناظم ۱ عمر داد ۔ ناظم ۲ محمد اکرم ۔ ناظم نشرو اشاعت گل مراد ۔ سالار نیاز بدلی ، خازن عبدالمتین ۔

حلقہ باوانی چالی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶

امیر مولانا محمد صاحب ۔ نائب امیر مولانا نور احمد صاحب نائب امیر۲ محمد صاحب ۔ ناظم اعلیٰ سوال فقیر ۔ ناظم ۱ لعل رحیم ۔ ناظم ۲ محمد الیاس ۔ سالار محمد نواز ۔ خازن احمد دل ناظم نشرو اشاعت نور دل ۔

ریلیف کمیٹی فرنٹیئر کالونی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶

امیر بختیار خان صاحب ۔ نائب امیر۱ حافظ صاحب نائب امیر۲ احمد اللہ ۔ ناظم ۱ سید فضل خان ۔ ناظم ۲ عبدالہادی میاں ۔ ناظم نشرو اشاعت کرم خان ۔ سالار صنوبر خان ۔

بسم اللہ مسجد منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶

امیر سید منور شاہ ۔ نائب امیر عبدالجبار ۔ ناظم اعلیٰ نور محمد ۔ ناظم دولت خان ۔ ناظم نشرو اشاعت احمد یار خان ۔ خازن محمد رفیق ۔ سالار گلزار ۔

بندھانی کالونی کھوکھراپار

امیر عبدالرزاق - نائب امیر ۱ محمد یعقوب (مستری) نائب امیر ۲ حاجی خدا بخش - ناظم اعلیٰ قاری محمد صدیق - ناظم ۱ قاری محمد امین - ناظم ۲ محمد احمد - ناظم نشر و اشاعت محمد حنیف - خازن محمد شفیع - سالار جمال الدین

اگرہ تاج کالونی

امیر محمد شیریں صاحب - نائب امیر ۱ سید محمود شاہ نائب امیر ۲ ہدایت شاہ - ناظم اعلیٰ احمد خاں - ناظم ۱ سید کمال - ناظم ۲ سلامت خاں - ناظم نشر و اشاعت، امان اللہ خاں - خازن بخت روانی - سالار منیر ادخاں -

بہار کالونی لیاری کراچی

امیر نوشیرواں صاحب - نائب امیر ۱ محمد نور الدین، نائب امیر ۲ محمد شبیر خاں - ناظم اعلیٰ بخت زمین - ناظم ۱ امان خان - ناظم ۲ فتح خان - ناظم نشر و اشاعت گل محمد خازن فضل سبحان - سالار محمد سعید -

مدرسہ فرقانیہ مدنی مسجد چاکیواڑہ کراچی

امیر حاجی دل مراد - نائب امیر محمد مراد - ناظم اعلیٰ مولوی محمد اسحٰق - ناظم عبدالقیوم - ناظم نشر و اشاعت عبدالرشید خازن حافظ شیر محمد - سالار حسین احمد -

ریکسر لائن کراچی

امیر خیر محمد - نائب امیر نذر محمد - ناظم اعلیٰ جمعداد درویش ناظم محمد - ناظم نشر و اشاعت شیر محمد - خازن جنیس سالار عبداللہ -

بابا پھٹ کراچی

امیر اسماعیل صاحب - نائب امیر حاجی مراد - ناظم اعلیٰ حمل - ناظم مولانا الہ بخش - ناظم نشر و اشاعت کریم داد صاحب - خازن صدیق - سالار عبدالغفور صاحب

پٹھان کالونی کراچی

امیر میر عالم خاں صاحب - نائب امیر ۱ محمد امین، نائب امیر ۲ شیخ رحمت - ناظم اعلیٰ معصوم شاہ -- ناظم بہادر خاں - ناظم نشر و اشاعت زمانی شاہ - خازن اکبر خاں سالار شیخ علی -

مستان کالونی کراچی

امیر میاں صوبہ خاں - نائب امیر ۱ بہادر خان - نائب امیر ۲ بخت شیر - ناظم اعلیٰ شاہجہان - ناظم ۱ صحبت خاں - ناظم ۲ میاں گل - ناظم نشر و اشاعت میاں شبیر صاحب خازن شیر زادہ - سالار شمس الرحمٰن

ڈالمیا نزد گیٹ کراچی

امیر فقیر محمد - نائب امیر پیر محمد - ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرؤف

ناظم نشر و اشاعت محمد سبحان - خازن عبدالوحید خاں سالار نور احمد خاں -

برساتی نالہ نارتھ ناظم آباد نزد فائر بریگیڈ اسٹیشن

امیر رحمت شاہ - نائب امیر مولا داد - ناظم اعلیٰ حبیب الرحمٰن ناظم سبحان اللہ - ناظم نشر و اشاعت نعمت گل - خازن ولایت خاں - سالار عبدالرشید -

سرورا کالونی پاپوش نگر

امیر عبدالرحیم - نائب امیر پیر زادہ - ناظم اعلیٰ اسید امان - ناظم ۱ نوروز خاں - ناظم ۲ رشید ملک - ناظم نشر و اشاعت غلام مصطفےٰ - خازن شینا - سالار لیمن -

مسرّت کالونی

امیر مولوی محمد سردار - ناظم اعلیٰ محمد انور - ناظم نشر و اشاعت خان محمد - خازن عزیز خاں - سالار محمد شفیق -

فرنٹیر کالونی

امیر طوطی شاہ - نائب امیر عبدالقیوم - نائب امیر ۲ خلیل الرحمٰن - ناظم اعلیٰ حبیب الرحمٰن - ناظم ۱ نادر خاں ناظم ۲ عزیز الرحمٰن - ناظم نشر و اشاعت ظفر علی - خازن معتبر علی - سالار

شیر شاہ کراچی

امیر ممتاز علی شاہ - نائب امیر ۱ عبدالغنی - نائب امیر ۲ علی محمد - ناظم اعلیٰ محمد اکبر - ناظم ۱ فردوس - ناظم ۲ خدا داد اللہ - ناظم نشر و اشاعت سید جلیل اللہ شاہ، خازن چراغ شاہ - سالار نواب شاہ -

شیر شاہ کراچی

امیر طورا بازی خاں - نائب امیر ۱ حمد اللہ - نائب امیر ۲ سعید اللہ - ناظم اعلیٰ گل رازق - ناظم ۱ صاحب شاہ ناظم ۲ پیر بخش - ناظم نشر و اشاعت فضل رازق - خازن اد بخش خاں - سالار حسین شاہ -

شیر شاہ کراچی ۲۸

امیر فضل حمید - نائب امیر امین الرحمٰن - ناظم اعلیٰ نادی خاں - ناظم محمد شعیب - ناظم نشر و اشاعت خلیل الرحمٰن خازن عزیز الرحمٰن - سالار محمد رزاق -

رشید آباد نورانی مسجد بلدیہ ٹاؤن

امیر حافظ محمد رمضان - نائب امیر ۱ محمد ایوب، نائب امیر ۲ بخت روان - ناظم اعلیٰ فرید خاں - ناظم ۱ ناظم ۲ عبدالعزیز - ناظم نشر و اشاعت حسین احمد نورانی خازن عبدالحکیم - سالار محمد زمین

جمشید کوارٹرز اسلام آباد کیپٹن کوارٹرز جمشید روڈ

امیر حضرت مفتی احمد الرحمٰن - نائب امیر قاری عبدالسلام

نائب امیر ۲ حاجی محمد یٰسین - ناظم اعلیٰ قاری عبدالمنان، ناظم ۱ ٹھیکیدار محمد اجمل - ناظم ۲ قاری عبدالرحیم - ناظم نشر و اشاعت محمد شریف صاحب - خازن چوہدری نبھے خاں سالار عظیم الدین -

موسیٰ کالونی فیڈرل بی ایریا ۳۸

امیر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب - نائب امیر ۱ صوفی عبدالحمید - نائب امیر ۲ مولانا محمد حنیف - ناظم اعلیٰ عبدالسلام - ناظم ۱ دین محمد - ناظم ۲ مولانا محمد اسلام۔ خازن ماسٹر روح الدین - سالار حافظ عبدالرزاق -

جامع مسجد فاروق اعظم مجاہد کالونی ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری، کراچی

امیر جناب عبدالحکیم - نائب امیر حکیم خان مستری ناظم اعلیٰ حافظ الہ بخش - ناظم تاج محمد - ناظم نشر و اشاعت سلطان محمد - خازن گل داد خاں -

رتیہ پلاٹ ڈرگ کالونی کراچی

امیر جناب حمید الظفر صاحب - نائب امیر عبدالغفور ناظم اعلیٰ مولانا غلام مصطفےٰ - ناظم قاری عطاء اللہ - ناظم نشر و اشاعت سید محمود شاہ - خازن ثناء اللہ - سالار عزیز الدین -

ناظم آباد چھوٹا میدان کراچی ۱۶

امیر غنی الحق - نائب امیر محمد عالم - ناظم اعلیٰ عبدالرحمٰن ناظم اصل تب خاں - ناظم نشر و اشاعت محمد رحمٰن - خازن گل سعید - سالار ایوب -

نارتھ ناظم آباد پہاڑ گنج کراچی ۳۳

امیر مولانا عبدالسلام - نائب امیر ۱ مثل خاں - نائب امیر ۲ جعفر خاں - ناظم اعلیٰ گل احسن - سالار عبدالسلام -

حسین ڈی سلوا ٹاؤن نارتھ ناظم آباد

امیر مولانا عبدالواحد نعمانی - نائب امیر ممتاز حسین قریشی نائب ناظم ۱ اشرف خاں - ناظم اعلیٰ اکرم الحق چوہدری ناظم ۱ ثنا صدیقی - ناظم ۲ نوید اختر صدیقی - ناظم نشر و اشاعت اعظم خاں - سالار قاضی اقبال لطیف صاحب -

عمر فاروق کالونی

امیر مولانا عبدالرزاق - نائب امیر ۱ مولانا عزیز الرحمٰن نائب امیر ۲ عبدالحکیم - ناظم اعلیٰ عبدالواحد - ناظم اول فیروز خاں - ناظم دوئم مسکین خاں - سالار محمد ایوب خاں -

لیاقت آباد ۶ - کراچی

امیر آغا بشیر احمد نائب امیر ۱ ماسٹر اقبال حسین - نائب امیر ۲ ڈاکٹر محمد انور قریشی - ناظم اعلیٰ ریاض احمد - ناظم ۱ عبدالرشید ناظم ۲ لیاقت حسین - ناظم نشریات مسعود پرویز - خازن شوکت علی سالار محمد ابراہیم -

(باقی صفحہ پر)

لیاقت آباد نمبر ۱ کراچی

امیر محمد صدیق - ناظم اعلیٰ ظفر محمد - ناظم نشر و اشاعت غلام محمد - خازن غیاث الدین - سالار محمد محبوب -

فردوس کالونی

امیر مولانا عبداللہ صاحب لدھیانوی - نائب امیر لائق شاہ - ناظم اعلیٰ ڈاکٹر فدا حسین - ناظم علی زر خان ناظم نشر و اشاعت اورنگ زیب - خازن حاجی قلندر شاہ، سالار سید شیریں -

محمود آباد کالونی کراچی -

امیر خان محمد - نائب امیر ۱ غلام رسول شیخ - نائب امیر ۲ منصب علی - ناظم اعلیٰ علیم الدین - ناظم ۱ اشرف حسین ناظم ۲ محمد مصطفیٰ - ناظم نشر و اشاعت مقبول احمد - خازن محمد علی - سالار منظور حسین -

علامہ اقبال کالونی بکرا پیڑی نیو کمہارواڑہ روڈ

امیر غلام سرور - نائب امیر عبدالحق - ناظم اعلیٰ ظفر احمد - نائب ناظم اصغر علی - سالار اسلم - خزانچی محمد اشرف - ناظم نشر و اشاعت کرامت حسین -

خاموش کالونی

امیر سعد اللہ خان - نائب امیر ۱ حافظ محمد صادق - نائب امیر ۲ لائق شاہ - جنرل سیکرٹری ڈاکٹر فدا حسین نائب ناظم علی زر خان - ناظم نشر و اشاعت اورنگ زیب سالار سید شیریں - خازن حاجی قلندر شاہ

رتن تلاؤ

سرپرست اعلیٰ مولانا غلام سرور - امیر حافظ ریاض احمد نائب امیر ۱ منور علی سرائی - ناظم اعلیٰ محمد صادق قریشی ناظم ۱ غلام محمد - ناظم ۲ عبدالمتین - خازن محمد صدیق [سا]لار حافظ محمد حنیف -

مولانا عبدالوہاب صاحب کا انتقال

نوشکی - مورخہ ۲۱ کو امیر جمعیۃ علماء اسلام اسٹیشن احمد وال ضلع چاغی جناب حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب کافی علالت کے بعد واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون - مولانا مرحوم نقشبندی طریقہ میں تھے - علالت کے باوجود اپنے علاقہ میں جمعیۃ کا گرم جوشی سے کام کرتے تھے - نماز جنازہ میں مختلف طبقے کے لوگوں نے شرکت کی - نماز جنازہ امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مخدوم مولوی حاجی صالح محمد صاحب نے پڑھائی - قارئین ترجمان اسلام سے استدعا ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمائیں - اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

(ادارہ مولانا کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعائے مغفرت کرتا ہے) (عزیز احمد)

ختم نبوت کا عقیدہ ختم کرنے کی برطانوی سازش

ڈاکٹر احمد حسین کمال کی زیر تصنیف ایک اور کتاب کا ایک اقتباس

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پہلی جلد میں ان تاریخی حقائق کو ملاحظہ کر لیا ہوگا - جن سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ علماء کی طویل جد و جہد نے اس برصغیر (پاک و ہند) کو ایک اصلاحی انقلاب کے لئے تیار کر لیا تھا اور اب اس انقلاب کی راہ میں ہندوستان کی اقوام میں سے کوئی قوم بھی حائل ہونے کی پوزیشن میں نہیں رہی تھی -

البتہ جو طاقت اب مزاحم ہو رہی تھی - وہ انگریزوں کی تھی - جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی صورت میں پورے ہندوستان پر چھا گئی تھی اور ۱۸۵۷ء میں جس سے برطانوی تاج نے پورا اقتدار حاصل کر لیا تھا -

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی نے چاہے انگریزوں کو وقتی طور پر پورے ہندوستان کا مالک بنا دیا تھا لیکن یہاں متبادل قوت اب بھی علماء کی پیدا کردہ تحریک جہاد تھی اور اس کے اثرات پورے ہندوستان پر محیط تھے -

اقتدار پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد انگریزوں کے سامنے سب سے اہم مرحلہ یہی تھا کہ کس طرح علماء کے اس اثر کو ناکام بنایا جائے اور جہاد کے مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے -

جیسا کہ ہم نے پہلی جلد کے آخر میں بتایا ہے - بالاکوٹ کے جہاد کے بعد سے ہی ہندوستان میں موجود انگریز مدبرین بالخصوص ان کے مذہبی مبلغ اس موضوع پر سوچنے لگے تھے کہ مسلمان عوام پر ان کے علماء کا اثر کس طرح ختم کیا جائے - اور ان کے دلوں سے جہاد کا جذبہ کس طرح مٹایا جائے -

۱۸۵۵ء میں پادری ایڈمنڈ نے جو خط انگریزوں کو لکھا تھا اور جس میں اس نے شد و مد کے ساتھ تجویز کیا تھا کہ اب ہندوستان کے تمام باشندوں کو ہر ذریعہ استعمال کر کے عیسائی بنا لیا جائے، آپ نے اسے پہلی جلد میں ملاحظہ فرما لیا ہے -

اور وہ خط جس کو بمبئی کے لاٹ پادری (جیولس) نے انگلستان کے چرچ کے سربراہ کو ۱۸۵۸ء میں لکھا تھا، جس میں اس نے صاف طور پر یہ کہا تھا کہ مسلمانوں میں عیسائیت کا فروغ پانا اور حکومت برطانیہ کا سچے دل سے وفادار ہونا اس وقت تک ممکن نہیں ہے - جب تک وہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے کے عقیدہ سے ہٹ نہیں جاتے، مسلمانوں کا جہاد کا ولولہ بھی صرف اسی وقت سرد پڑ سکتا ہے - جب وہ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاتم النبیین ہونے کے عقیدہ کو چھوڑ نہیں دیتے یا اس عقیدہ کی اختلافی تکرار میں نہیں پڑ جاتے -

اس خط کو بھی آپ نے پہلی جلد میں ملاحظہ فرما لیا ہے -

چنانچہ انگریزوں کے لئے اب وہ وقت آ گیا تھا جب وہ مذکورہ بالا بمبئی کے لاٹ پادری کی تجویز کو بروئے کار لانے کا کوئی منصوبہ تیار کرتے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کے عقیدہ سے مسلمانوں کو روگردا بنانے کی کوئی راہ نکال لیتے -

عیسائی پادری مسلمانوں میں عقیدہ کا اختلاف پیدا کرنے کا ایک کامیاب تجربہ پہلے کر چکے تھے - جس کی تفصیل ہم نے پہلی جلد میں بیان کر دی ہے - جس کی وجہ سے مسلمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے یا نور ہونے کا نزاع اٹھ کھڑا ہوا تھا -

اور اس سے بہت قبل حیاتِ انبیاء پر اختلاف کا شوشہ بھی عیسائی پادریوں کا چھوڑا ہوا تھا - جس کا ذکر مولانا جامی رحمہ اللہ نے اپنے رسائل میں کیا ہے -

اب ختم نبوت کے عقیدہ کو محل نزاع بنانے اور اتحاد ملت کی اس واحد اساس کو برباد کرنے کی فرنگی تدبیروں کا آغاز بھی ہو گیا -

"قرآن کی رو سے محمد ﷺ پر نبوت ختم نہیں ہوئی" - اس عنوان کا پہلا اشتہار عیسائیوں کی ایک تبلیغی جماعت نے جس نے ۱۸۶۰ء میں آگرہ سے مشرقی پنجاب کے علاقوں تک کا دورہ کیا تھا - جگہ جگہ تقسیم کیا - اس کا ذکر آل انڈیا چرچ ایسوسی ایشن کی اس رپورٹ میں موجود ہے - جو ۱۸۶۳ء میں بمبئی میں شائع ہوئی تھی -

اس کے ساتھ ہی عیسائی مناظروں نے اپنی بحثوں میں مستقل طور پر ایسی فضا پیدا کی جانے لگی - جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار آسان ہو جائے اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو مسلمانوں میں ایک نئی نبوت کی تخلیق کر دی جائے انگریز حکمرانوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں نے کس طرح اپنے اسلام کش منصوبہ کو پروان چڑھایا - اس کی تفصیلات ہی ہماری اس دوسری جلد کا موضوع ہیں"۔

(نوٹ) الحمد للہ کہ میں "دو عہد ساز رہنما" نامی کتاب کی ترتیب سے فارغ ہو چکا ہوں اور اس کی طباعت کے لئے کسی دستِ خیر یا دست ہائے خیر کا منتظر ہوں - چنانچہ جب اللہ کو منظور ہوگا، یہ کتاب چھپ کر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گی -

اب میں دوسری کتاب "برطانوی حکومت اور باطل تحریکیں" کی ترتیب میں مشغول ہوں - پہلی جلد لکھ چکا ہوں اور دوسری جلد شروع کر دی ہے - ناظرین سے دعا کا خواستگار ہوں -

احمد حسین کمال

جمعیۃ اکادیمی سی ۱۵۳ - کورنگی ۶

کراچی ۳

طلباء کی سرگرمیاں

رپورٹ
قاضی محمد اشرف

انتخابی سرگرمیاں

ساہیوال - گورنمنٹ کالج ساہیوال میں عظمت اللہ چوہدری مجلس علوم اسلامیہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں اور جوائنٹ سیکرٹری قاری خالد صدیق بنے - یہ دونوں عہدیدار جمعیۃ طلباء اسلام کے سرگرم کارکن ہیں -

تعلیمی کامیابیاں

سکھر - جمعیۃ طلباء اسلام کے نو منتخب ناظم نشر و اشاعت عبدالکریم سومرو نے سی، ایڈ کے امتحان میں پورے سینٹر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے - ان کے علاوہ سکھر کے کنوینر عبدالغفار اور ناظم دفتر شفیع محمد منگر لو نے بھی شاندار نمبروں میں کامیابی حاصل کی ہے -

بیانات

موجودہ نظام تعلیم ہر لحاظ سے ناقص ہے - حافظ آباد جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کے صدر عبدالحمید عاصم نے ہفت روزہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ جو بویا جاتا ہے وہی کاٹا جاتا ہے - اسی طرح ہمارے ملک میں اگر سوشلزم کو فروغ دیکر یہ امید کی جائے کہ یہاں سے اسلامی اقدار کے پاسبان پیدا ہوں گے تو سراسر احمق پن پر مبنی ہوگا - اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ملک میں اسلامی نظام لانے کے لئے پہلے اسلامی نظام تعلیم رائج کرنا ضروری ہے - یہ اسلامی نظام تعلیم رائج نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ طلباء مغربی تہذیب کو بڑی تیزی سے اپنا رہے ہیں - موجودہ نظام تعلیم نے ایوب خاں ایسے آمر اور یحیٰی خاں ایسے غداروں کو جنم دیا - لیکن کوئی مفتی محمود اور حسین احمد پیدا نہیں کیا - اگر ہم ملک میں اسلامی نظام تعلیم رائج کر دیں تو آج بھی محمود الحسنؒ اور مفتی کفایت اللہ ایسی جہاندیدہ شخصیات پیدا ہو سکتی ہیں - جن کی رہنمائی میں ملک ذہنی غلامی کے گرداب سے بھی نکل جائے گا، اور باشندگانِ ملک خوشبوئے حریت کے شیدائی بھی بن جائیں گے -

طلباء کنونشن کو کامیاب بنانے کیلئے سرگرمیاں تیز کر دی جائیں

(عبدالمتین چوہدری)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر کے ضلعی کنونشن کی کارروائی

سکھر، ۱۷ جنوری ۱۹۷۳ء کو شکارپور میں جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سکھر کا ضلعی کنونشن منعقد ہوا - جس میں شکارپور، جرار پہوڑ، امروٹ شریف، نور محمد شجراہ، سکھر اور خان پور کے علاوہ صوبہ سندھ میں سے کندہ کوٹ - غوث پور، ٹھل، جام شورو - پریالو، ٹھیڑی، کراچی، حیدر آباد، پیر شریف اور گڑھی خیرو کے طلباء بھی شریک ہوئے - طلباء کی کل تعداد اسی تھی - یہ کنونشن صوبہ سندھ کے تمام کنونشنوں سے سبقت لے گیا ہے - کارروائی حسب ذیل ہے :-

> **نشانِ راہ**
>
> جو طالب علم اپنے ذہن میں علم کی کرن نہیں پاتا وہ سمجھ لے کہ میں علم سے محروم ہوں - اسے ان امور پر نظر ڈالنی چاہیئے جو تحصیل علم میں اس کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں کیونکہ ان رکاوٹوں کو ہٹانے کے بعد ہی دل و دماغ میں علم کی نورانیت آئے گی اور کردار روشن ہوگا - اس لئے کہ عمل کی عمارت ہمیشہ علم کی بنیادوں پر استوار ہوتی ہے لیکن اتنے اعلیٰ درجہ کی ذہنی تطہیر کے لئے اسلامی علوم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے - (شمس القمر قاسمی)

تعارفی اجلاس

صدارت سید عبدالغفور صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ
تلاوت - محمد ابوبکر صدر جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور -

اس اجلاس میں مختلف شاخوں سے آئے ہوئے طلباء کا تعارف ہوا - تعارف کے بعد تمام شاخوں نے اپنی اپنی رپورٹ پیش کی اور اس طرح پہلا اجلاس ختم ہوا -

تنظیمی اجلاس

تلاوت عبدالغفور صدر جمعیۃ طلباء اسلام ٹھل
تقریر - سید عبدالغفور صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ

سید عبدالغفور نے تنظیم کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ زندگی کے دو پہلو ہیں - ایک انفرادی اور دوسرا اجتماعی - دونوں صورتوں میں کارکنوں کو اپنے پروگرام کو وسیع اور منظم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - انہوں نے کہا کہ انفرادی طور پر جمعیۃ کے کارکنوں پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ یہ کہ پڑوسی طلباء سے رابطہ رکھے - کلاس کے ساتھیوں سے جمعیۃ کا تعارف، علماء حق کی صحبت، اخلاق کی بلندی، دفتر میں حاضری اور خود ماہانہ فنڈ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو ترغیب دلانا، اور جہاں تک اجتماعی ذمہ داریوں کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلے امیر کی اطاعت ہفتہ وار اجلاس میں شرکت، ماہانہ رپورٹ بھیجنا - آمدنی کا ۱/۴ حصہ صوبائی دفتر کو بھیجنا، اور لٹریچر کو پھیلانا - اسی طرح یہ دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا -

انتخابی اجلاس

صدارت محمد سلیم شاہد نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ
تلاوت محمد ابوبکر صدر جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور -

مجلس عاملہ

صدر	منیر احمد شاہد	امروٹ شریف
نائب صدر	محبوب احمد	گورنمنٹ ڈگری کالج شکارپور
ناظم اعلیٰ	حزب اللہ	" "
ناظم	محمد ہارون	جرار پہوڑ
ناظم نشر و اشاعت	عبدالکریم	گورنمنٹ اسلامیہ کالج سکھر
خازن	عبدالرزاق	گورنمنٹ ڈگری کالج شکارپور

مجلسِ شوریٰ

ابوبکر اور علی شبیر شکارپور سے - رضا محمد خان پور، محمد ہاشم نور محمد شجراہ سے - عبدالحکیم پنو عاقل سے بشاہنواز جرار پہوڑ سے اور محمود الحسن، نجم الدین اور عبدالغفار سکھر

> **عظیم الشان طلباء کنونشن**
>
> تاریخ ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۳ء
>
> مقام انعقاد لاہور
>
> ایک ہزار طلباء کے علاوہ ملک بھر سے علماء وکلاء وزراء، سفراء اور اہل قلم حضرات بھی شریک ہونگے
>
> عبدالمتین چوہدری
>
> ناظم اعلیٰ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

جمعیۃ علماء اسلام چوک اعظم لیہ کا اجلاس

جمعیۃ چوک اعظم لیہ کا اجلاس ڈاکٹر احمد اللہ خاں کی صدارت میں ہوا جس میں گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ دینی مدارس کے طلباء کو سکولوں اور کالجوں کے طلباء کی طرح بسوں کے کرائے میں رعایت دی جائے - نیز نائیجیریا میں مرزائیوں کو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی مخالفت کی جائے - صوبہ سرحد کی طرح پورے ملک میں شراب بند کی جائے - راشن ڈپوؤں پر دھاندلیاں روکی جائیں - اور دیانتدار افراد کو ڈپو ہولڈر مقرر کیا جائے -

(عصمت اللہ زاہد ناظم دفتر)